https://famousurdunovels.blogspot.com

"تو ہی میری جنونیت"

"میرب فاطمہ"

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"تو ہی میری جنونیت "

از قلم : "میرب فاطمہ "

قسط 1

"نیرو کی بچی اگر تمہاری وجہ سے میری بس چوٹی نا تو میں تمہیں قتل کر دوں گی

"۔مائزہ نے چیختے ہووے کہا۔

میرا کیا قصور ہے "؟ نیرو نے۔" بیچارگی سے کہا

"تم نے خود ہی دیکھا تھا کیسے عبد بھائی پیچھے پڑ گے تھے اور ویسے بھی میڈم میں پورے ٹائم پر تیار کھڑی تھی آپ ہی کو بہت شوق ہوتا ہے عبد بھائی کی گفتگو سے مستفید ہونے کا"۔ عبد بھائی کا نام لیتے ہے روز کی طرح اس ک زاویے بگڑے ہوئے تھے مائزہ نے بری مشکل سے اپنی حسی ہونٹوں میں دبائی۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"یہ تمہیں عبد بھائی سے اتنا مسلہ کیوں ہے"؟ مائزہ نے معصومیت ک ریکارڈ توڑتے ہے کہا۔

"تمہیں پتا تو ہے مجھے ہر وقت واعظ و نصیحت کرنے والے لوگوں سے سخت چڑ ہے اینویں دوسروں کی زندگی میں ٹانگ۔۔۔۔۔۔۔" "چلو بس کرو"۔ ابھی وہ اور گوہر افشانی کرتی اس سے پہلے مائزہ نے اسے روک دیا" ۔ "وہ دیکھو بس جا رہی ہے ۔" یہ کہتے ہی دونو نے دوڑ لگا دی۔

۔_----------

"سر! آج آپ نے انٹرویو کرنے ہیں، اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی پوسٹ ک لئے"۔ "باقر سحاب میں بلکل بھی فارغ نہیں ہوں اور ایسے چھوٹے موٹے کام آپ خود کر لیا کیجئے ۔" ۔زاویار آفندی نے بیزاریت سے کہا۔

"اوکے سر" _ باقر صاحب نے اپنے باس ک حکم پر گردن جھکا دی۔ "سر مرے لئے اور کوئی حکم"۔ باقر سحاب نے کہا

"نہیں بس آپ جس کو سلیکٹ کریں اسے مجھ سے ایک دفعہ ضرور ملوا دیجیے گا"۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"جی سر" ۔ باقر سحاب در ہلاتے ہو ئے ہے چل دئے کمرے میں سوائے لیپ ٹاپ کی کنجیوں کے ارتعاش کے کوئی آواز نا تھی۔

-_-----------

بی بی آپ کا نمبر ہے۔" پیون نے ویٹنگ روم میں آکر بیٹھی مائزہ کو مطلع کیا۔ "بڑری جلدی یاد آگئی 3 گھنٹے سے

بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔" مائزہ دل ہی دل میں بڑبڑائی مہ ای کوم ان سر۔" مائزہ نے ایک پر تعیش روم کا دروازہ کھولتے ہے کہا۔

"یس۔" باقر سحاب نے لٹھ مار انداز میں کہا۔

[2018/28/6 ,16:07] Imran: Page 2

"سی وی پلیز۔" ادھیر عمر شخص نے مائزہ کو کہا۔

"آپ ک پاس تو ایکسپیرینس ہی نی ہے۔" ان سحاب نے مائزہ کی سی وی دیکھتے ہے بے زاری سے ماتھ جھٹکا۔

"سر! میں ابھی اسی س

https://primenovels.blogspot.com

سال گریجویٹ ہوئی ہوں o اور مجھے یقین ہے میں آپ کے شپے ڑِے نچے دور کرز

سے زیادہ اچھا کم کروگی آپ ایک موقع دے کر تو دیکھیں میں آپ کو مایوس نہیں

کروں گی۔" مائزہ نے اپنی یاد کردو تقریر دہراتے ہے کہا۔

"دیکھیں ہم یہاں چنکس دینے ک لئے نہیں بیٹھے اگر آپ ک جسے نیوں کمرز کو چھنکے

دینے لگ گے تو کو مپنے تو گئی خسارے میں نا۔" ان س

صاحب نے بیزاری سے کہا۔

سر پلز ایک چھنکے میں آپ کی امیدوں۔۔۔۔۔۔"

"دیکھیں بیبی۔ نا اپنا وقت ضایع کریں نا ہمارا جائیں چلی جایں یہاں سے۔" احساس ی

توہین سے مزہ کا چہرہ ڈھک کر لال ہو گیا وہ جلدی اٹھی اور بہار نکل گی۔

"ہوں پہلے ہی کسی کو دے دی ہو گی تبھی اتنا بول رہے ہیں۔" غصّے سے سات جھٹکتے

ہے وو آفس کی بلڈنگ کراس کر گیی۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

زاویار جو باقر سحاب سے بات کرنے آیا تھا ٹھٹھک کر وہیں رک گیا وہ مائزہ کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔ کہاں دیکھا تھا اس نے اتنا پاگل کر دینے والا حسن۔ وہ تو اس پری وش ک حسن ای جہاں سوز میں ایسا کھویا ک اس کو اپنے آپ کا بھی ہوش نا رہا۔

"سر آپ یہاں کوئی کم تھا تو مجھے بلوا لیا ہوتا۔" زاویار کو ایک دم سامنے دلہ کر باقر صاحب گڑبرائے۔

"باقر صاحب یہ محترمہ کس سلسلے میں ایئں تھی؟" زاویار نے استسفار کیا

"جی سر وہ یہ انٹرویو دینولوں میں سے تھیں۔" باقر صاحب بے بسی سے بولے

"باقر صاحب ان مس کو اپوینٹ کر لیں۔" زاویار حہو کم دے کر چلتا بنا۔

-----------_

[2018/28/6 ,16:07] Imran: "مائزہ، مائزہ"

"امی کی جان کہاں ہو؟" مریم بی بی نے مائزہ کو آواز دی۔

"آ رہی ہوں امی !۔"

مائزہ نے کھانا بناتے ہو ئے کچن سے جھانک کر کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

https://famousurdunovels.blogspot.com

"میری گڑیا! کیا بنا تیری نوکری کا جہاں آج تو۔۔۔وو کیا کہتے ہیں مو اانٹر وو دینے گیی تھی۔"

(غالباً امی انٹرویو کہنے کی کوشش کر رہی تھیں)

"رہنے دیں امی آجکل یہاں پی ایچ ڈی والوں کو کوئی نہیں پوچھتا میں تو پھر سادی ایم بی اے ہوں۔" مائزہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"ارے تم بھی سوال چنا جواب گندم دیتی ہو یہ عادت تم نے اپنے باپ سے لی ہے اللہ انھیں جنّت نصیب کرے۔" امی ابو ک ذکر پر ایسے ہی آبدیدہ ہو جاتی تھیں۔

"چلیں چھوڑیں کوئی نی اللہ ہے نا ہماری مدد کے لئے۔" مائزہ نے آپ۔اے آنسوؤں کو چھپتے ہو ئے کہا۔

"اگر بابا زندہ ہوتے تو مجھے اتنی تگ ودو کرنے کی ضرورت کیا۔ تھی" مائزہ نے بوجھل دل سے سوچا۔

PRIME URDU NOVELS
https://primenovels.blogspot.com

زاویار آفندی اپنے بستر پر کروٹ بدل بدل کر تھک گیا تھا پر نیند تو جسے اس کی آنکھوں سے روٹھی ہوئی تھی بار بار زوہن کے پردے پر اس مہ وش کا چہرہ آرہا تھا ۔کتنا بیتاب کر دیا تھا اس نے بس اپنی ایک جھلک دکھا کر وہ تو یہ سوچ کر ہی خوش ہوا جا رہا تھا کے کل وہ اسے اپنے روبرو دیکھ سکے گا اس کے یہ تو یہ رات کتنی خاصی دشوار تھی۔

زاویار آفندی تو موحبّت کے انکاریوں میں سے تھا اس کی زندگی میں ان فضولیات کی گنجائش نہیں تھی پر آج وہ پہلی نظر میں ہی محبّت کے تیر سے گھایل ہو گیا تھا۔

آج وہ منکری عشق کیسے راہی عشق ہوا اسے خود بھی سمجھ نا ai

-_-----------

"مائزہ تمہارا فون ہے۔" امی نے اسے آواز دی۔

"آیی امی۔"

مائزہ نے کہا اور اپنے پلو سے ہاتھ صف کرتی وہ فون اسٹینڈ تک آیی۔

"السلام علیکم ! جی کون بات کر رہا ہے۔" مائزہ نے پوچھا۔

"آپ مائزہ حسن بات کر رہی ہیں۔" دوسری طرف سے سوال پوچھا۔

"جی! مگر آپ کون ہیں؟ مائزہ نے حیرت سے پوچھا اور ریسیور کو گھورنے لگی۔

"جی میں آفندی انٹرپرزسے بات کر رہا ہوں آپ کو یہ بتانے ک لئے فون کیا ہے کے آپ کو اپائینٹ کر لیا گیا ہے کل سے آپ آفس آجائے گا۔" مائزہ کے تو کاٹو بدن میں لہو نہیں ک مصدق حالت ہو رہی تھی۔

"کیا واقعی آپ سچ کہ رہے ہیں۔؟" مائزہ نے خوش گوار حیرت کے زیر اے اثر پوچھا ۔

"جی! کل آپ شارپ 8 وکلاک آجائے گا۔" اور تھک سے فون بند کر دیا۔

"امی" امی" "امی" وہ چیختی ہوئی امی کو آوازیں دینے لگی۔

"ارے مائزہ! باولی تو نا ہو گی ہے کیا سرے گھر میں امی امی کی گردان کر رہی ہے۔

" مریم بی بی نے لاتارڑتے ہوے کہا۔

ارے میری پیاری امی جان! بہت ہی اچھی خبر ہے آپ بھی سنیں گی تو خوشی سے جھوم جایں گی۔ امی مجھے نوکری مل گیی ہے اب آپ کو یہ سلائی وغیرہ کرنے کی

PRIME URDU NOVELS

https://famousurdunovels.blogspot.com

ضرورت نہیں اب ہماری سری ضرورتیں آرام سے پوری ہو جایں گی۔" مزہ نے خوش ہوتے ہو ئے بتایا۔"

مولا تمہاری خوشی سلامت رکھے میری میری گڑیا۔ مریم بی بی نے اپنی بیٹی کی دائمی خوشی کی دعامانگی۔"

-_------------

"گڈ مورننگ سر!۔" مائزہ نے زاویار آفندی کو سلام کیا۔

زاویار جو اپنی ہی دھن میں مزہ کو دیکھے جارہا تھا اس کا فسوں ٹوٹا۔

[6/28/2018, 16:07] Imran: مسٹرڈ شرٹ ساتھ پنک شلوار اور پنک ہی دوپٹے میں وونز قہر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ سکارف کے ہالے میں اس کا چہرہ بہت جاذب لگ رہا تھا۔

مائزہ جو پہلے ہی کافی نروس تھی زاویار کے یوں ٹیک ٹکی باندھ کر دیکھنے سے جزبز ہو گیی۔

"سر" مائزہ نے پکار کر ماحول کا فسوں ختم کیا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"جی۔" زاویار فورن ہی خجل ہوا۔

جی مس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سر مائزہ۔" مائزہ نے فورن کہا

"جی مس مائزہ میں امید کرتا ہوں ک آپ اپنا کام سچی لگن اور دیانت داری سے کریں گی اور ہمیشہ کمپنی سے وفادار رہیں گی۔"

"بہر حال ایاز صاحب آپ کو سب کچھ سمجھ دیں گے۔" زاویار نے کہا۔

"جی سر ٹھیک ہے۔" مائزہ نے جھکے سر سے جواب دیا۔ اسے زاویار کی آتشی نگاہیں کر رہیں ڈسٹرب کر رہیں تھیں۔ اسے لگ رہا تھا ان نگاہوں سے اسس کی انسیت پرانی ہے۔

زاویار کے جاتے ہی وہ دھپ سے سیٹ پر بیٹھ گیی اور کام پر توجہ دینے کی کوشش کرنے لگی۔

۔،۔،۔،۔۔،۔،۔،۔۔،۔،۔،۔،۔۔،۔،۔۔،۔_

"مہ آئ کم ان سر؟" مائزہ نے اجازت چاہی۔

https://primenovels.blogspot.com

"جی مس مائزہ! آیئے۔" زاویار نے اجازت دی

"مس مائزہ آپ تقریبن 3 مہینوں سے کم کر رہی ہیں اور آپ کی کاردگی بہت بہترین ہے۔" "ویل ڈن"۔زاویار نے توصیفی انداز میں سراہتے ہوے کہا۔

"تھنک یو سر۔"مزہ نے تھوک نگلتے ہوے کہا اور نظریں جھکا دین۔پتا نہیں کیں وو اس شخص کی آنکھوں میں دیکھنے سے گھبراتی تھی۔

"تو مس آپ کی اسی کارکردگی پر آپ کو کمپنی کی طرف یہ فلیٹ کی چابی دی جاتی ہے ۔" زاویار نے شاہانہ انداز میں کہا۔

"جی سر!۔" مائزہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں جی سر! " زاویار نے مائزہ کی کیفیت سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔اور مائزہ اسس انداز پر خجل سی ہوگیی۔

"تھنک یو سر" "اب میں جاؤں۔مائزہ نے کہا۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

زاویار کا دل چاہا اسس کو روک لے اور کچھ دے کے اب وہ اسس ک سامنے سے کبھی نا جاے اور ہمیشہ اسس کی نظروں کے حصار میں رہے، اس کے قریب، اس کی زندگی میں۔

اپنی سوچوں پر قابو پا کر بدقت اس کو جانے کی اجازت دینی پڑی۔

-----------_-

"مزنہ" "مزنہ" دیکھو مرے نیے فلیٹ کی چابیاں۔

آفس سے نکلتے ہی مائزہ نے اپنی آفس کولیگ کو بتایا جس ک ساتھ وہ آتی جاتی تھی۔

مزنہ کا بھائی احدان دونو کو پک اینڈ ڈراپ دیتا تھا۔

"ارے واہ کیا بات ہے سوہنیو۔ اسی بات پر اچھی سی مک ڈونالڈ والی ٹریٹ ہو جائے۔" مزنہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ڈرامہ کوئین احد بھائی ہیں تو پھر چلتے ہیں۔" مائزہ نے چہکتے ہوئے کہا

"وہ آگے احد بھائی چلو جلدی چلو آج تو پارٹی ہو گیی۔"

"اچھا صبر تو کرو نندیدی۔" پھر وہ دونو جلدی سے گاڑی میں بیٹھی۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"السلام علیکم بھائی۔" دونو نے بیک وقت سلام کیا

"وعلیکم سلام" احد نے متانت سے جواب دیا۔

"کیا بات ہے آج کس خوشی میں اتنا چہکا جا رہا ہے۔؟"

"بھائی اسس کی پروموشن ہو گی ہے اور اسس کو جو فلیٹ ملّا ہے وہ ہماری ہی بلڈنگ میں ہے پہلے ہم نزدیک یہے اب ہم بالکل قریب ہو گے ہیں اور یہ ابھی ہمیں۔ مک دونلد۔ میں ٹریٹ دینے والی ہے۔" مزنہ نے نون اسٹاپ بولتے ہوئے سری بات بتا دی۔

"ارے واہ چھوٹی! بہت۔ مبارک ہو اسی طرح محنت سے کم کرو اور خوب صلہ پاؤ۔" احد نے خوشی سے کہا

"تھنک یو بھائی۔" مائزہ نے۔ جھینپتے ہوے کہا۔"

"چلو بھائی آ گیا مک ڈونالڈ جلدی چلو سارے۔" مزنہ نے کہا

"آپ لوگ یہا بیٹھیں میں ابھی اتی ہوں۔" مزنہ کو اپنی کوئی دوست مل گیی تھی سو وہ اس سے مسافحہ کرنے لگی

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"چلو چوٹی اب میں بھی تم سے عیدی لیا کروں گا اب تو تمہاری تنخواہ بھی بڑھ گئی ہے

-" احد کی بات سمجھ کر وہ ہنس پڑی۔

"ایسے ہی ہنستی رہا کرو تمہارا کونسا بل اتا ہے چلو اگر تم نا بھرنا چاہو تو میں بھر دوں گا اور دیکھا نہیں مزنی کیسے مون پہاڑ کے ہنستی ہے۔" اسس بات پر مائزہ اپنا قہقہ نہیں روک سکی۔

جہاں اس کی ہنسی دیکھ کر احد خوش ہوا تھا وہاں پی ایسا بھی کوئی موجود تھا جس ک لئے یہ سب کچھ نا قبل ی برداشت تھا۔

زاویار اپنا برگر لیکر جلدی سے چلا گیا مبادہ وہ مائزہ کے ساتھ بیٹھے اسس شخص کا خون ہی نا کر دے اس کے لئے یہ سب برداشت کرنا بہت۔ مشکل تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کبھی تو ایسا بھی ہو

کے لوگوں

کی باتیں سن کر تم

https://primenovels.blogspot.com

رقابتوں کی جلن میں

میری طرف اؤ۔۔۔

[16:07, 6/28/2018] Imran: اپر چند بادلوں ک ساتھ چھپن چھپائی کھل رہا تھا اور یہاں زندگی مرے ساتھ۔ جس کو زندگی میں سب سے زیا چاہا پیار کیا اور من ک مندر کے اندر جس کی دیوتا سے بڑھ کر پرستش کی آج وو کسی اور ک ساتھ تھی

۔

غصّے میں آکر اس نے اپنے کمرے کے ڈیکوریشن پیس طور ڈالے۔

"ارے چاند کیا ہوا یہ آوازوں کسی ہیں؟" بو اماں بھاگتی ہوئی آیی۔"

"بو اماں وو مرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے کیسے ؟؟؟؟" وو غصّے سے دھاڑا اور ہاتھ کا مکّا بنا کر دیوار پر مارا۔

"ہے مرے اللہ چاند تیرے ہاتھ صد خون نکل رہا ہے ادھر آ بیٹا تیری پٹی کروں۔" بو اماں نے ہولے سے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ڈپیٹے سے دبا دیا۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

"اب بتا کیا بات ہوئی ہے؟اس نے کوئی بات کی ہے تجھ سے؟" بواماہر حقیقت سے واقف تھیں اسس لئے پوچھ لیا۔

زاویار نے سری بات انھیں من وعن سنادی

"بس اتنی سی بات پر۔۔۔۔"

"یہ اتنی سی بات نہیں ہے بواما" وہ ان کی بات قطع کرتے ہوئے بولا۔"

"وہ صرف میری ہے میری میں اسے کسی اور ک ساتھ برداشت نی کر سکتا۔"

"تو بیٹا سیدھی سی بات ہے تم حویلی فون کر دو اور بیبی سرکار کو اس بچی کا بتادو پھر وہ تمہاری ہو جے گی ہمیشہ ک لئے۔"بواماں نے آسان حل پیش کیا

"بلکل سہی کہ رہیں ہیں آپ اب بس یہی کرنا ہے تاکے پھر وہ ہمیشہ ک لئے میری ہو جائے۔" زاویار تصور میں مسکراتا ہوا بولا۔

-_------------

[2018/28/6 ,16:07] Imran: زاویار نے دو دن بعد ہی حویلی فون کر کے سب کچھ بتادیا۔ حویلی والے تو خوشی سے جھوم اٹھے انھیں اس لڑکی کے حسسب نسب

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

سے کوئی غرض نا تھی ان ک لئے تو بس یہ اہم تھا کے زاویار شادی ک لئے راضی ہو گیا ہے خاندان بھر میں یہ واحد غیر شادی شدہ تھا زاویار کے دونو بھائی شادی شدہ تھے اور چچا کے دونو بچے بھی شادی شدہ تھے۔

سارا فرید نے جب یہ خبر اپنے گھر والوں کو سنائی تو سب خوش ہو ئے پر یہ خبر سنتے ہی ماریا فرید کی آنکھوں میں آنسو آ گے

"ماریا کیا ہوا تم خوش نہیں ہو؟" سارا نے ماریا کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے ہوے کہا۔

"نہیں بھابھی میں بہت خوش ہوں بسس آج زوہا کی یاد آ گئی۔ ہم نے کتنے خواب دیکھ تھے کے ہم زوہا کو زاویار کی دلہن بنایں گے۔" ماریا نے روتے ہو ئے کہا زوہا کا نام سنتے ہی سارا بیگم کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گے۔

"ہاں کتنے خواب دیکھ تھے ہم نے لیکن ان ظالموں نے دوسرے خواب چکنا چور کر دیئے۔" سارا بیگم روتے ہووے بولی اور ماضی میں کھو گیئیں

-_-----------

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

نوید آفندی اور فرید آفندی دو ہی بھائی تھی دولت تو ان ک گھر کی باندھی تھی لیکن اتنی دولت نے بھی ان کو نہیں بگاڑا بلکے انھوں نے با جائے گھر بیٹھ کر دولت اڑانے کے اپنے زوری بازو پر کام کرنے کو ترجیح دی اور یہی بات انھوں نے اپنی اولاد میں بھی ڈالی۔

فرید آفندی کے 3 بیٹے تھے زاویار، عمار، اور حسن اور نوید آفندی ک دو بیٹے علی اور وائز اور ایک بیٹی زوہا تھی۔

زوہا خاندان بھر کی لاڈلی تھی اکلوتی تھی اسس لئے سب کو پیاری بھی بہت تھی۔ماں باپ اور تایا تای کی جان تھی تو بھائیوں کی تو جان اس میں قید تھی اس کو وو کوئی آنچ بھی نی انے دیتے تھے۔

آفندی خاندان کی ساتھ، ساتھ والے گاؤں کے ملکوں کی دشمنی تھی کیونکے آفندی خاندان نے ان کے ایک گاؤں کے بندے کو پناہ دی تھی اسی دشمنی کا بدلہ چکانے کے لئے انھوں نے ان کی پیٹھ پر وار کیا جب آفندی دو گاڑیاں بھر کر مری کی سیر کو

https://primenovels.blogspot.com

گے تو ان پر اچانک سے گولیوں کی بوچھاڑ ہو گئی ان کی گاڑیاں قابو سے باہر ہو گئی

۔

زوہا جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی وہ ونڈ اسکرین سے باہر کی جانب گری اور لڑھکتے ہوئے نیچے کھائی میں گر گئی۔

ماریا نوید تو یہ دیکھتے ہی ہوش و حواس کھو بیٹھیں۔ زوہ کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی پر وہ انھیں نا ملی۔

کتنا ہی ارسا تو سب کو صبر نا آیا ہر کوئی ایک دوسرے سے منھ چھپا کر روتا تھا ماں باپ غم سے نڈھال تھے تو بھائی اپنی گڈریا کے لئے بے چین پر وقت سب کا مرہم ہوتا ہے سو آہستہ آہستہ انھیں بھی صبر آ ہی گیا۔

------------_-

پھر دیکھتے ہی دیکھتے مائزہ کے گھر رشتہ لے جایا گیا مریم بیبی اور مائزہ کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گے۔

سارا بیگم اور ماریا بیگم کو تو نازک اور حسین سی مائزہ بہت پسند ای انھوں نے اپنے زاویار ک لئے بھی کوئی ایسی ہی لڑکی سوچ رکھی تھی۔

جاتے ہوے سارا بیگم نے مریم بی بی سے کہا" بہن ہمیں آپ کا جواب ہاں میں چاہیے امید ہے آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گی۔ " مریم بی بی اس وقت کچھ بول ہی نا سکیں ۔

ان کے جاتے ہی انھوں نے مائزہ کو بلایا

"گڑیا تمہیں یہ لوگ کیسے لگے ؟" مریم بیبی نے مائزہ سے سوال کیا

مائزہ جو پہلے ہی ان آتشیں آنکھوں اور اس کے رعب سے ڈرتی تھی اس کو اسس سوال کا جواب دینا مشکل لگا وو جو چاہتی تھی کے امی خود ہی منع کر دیں لیکن ان کا ایسا کوئی ارادہ نہیں لگتا تھا۔ امی !میں ۔۔نے نہیں کرنی سر سے شادی۔ " مائزہ نے مون بناتے ہوئے کہا۔

"ارے تیر ادماغ تو نہیں چل گیا اتنے اچھے رشتے سے منہ موڑ رہی بار بار ایسے رشتے نہیں آتے۔ " امی نے لتاڑتے ہو ئے کہا

https://famousurdunovels.blogspot.com

"عی ان امیر لوگوں کا کیا بھروسہ پتا نہیں ان کو اپنے خاندان ک لئے ایک کم حثیت بہو چاہے ہوتا کے وہ ان کے سامنے بول نا سکے اور انھیں مفت کی نوکرانی بیٹھے بٹھائے مل جائے۔" مائزہ نے اپنی قیاس کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں مجھے وہ لوگ ایسے نہیں لگے بہت ہی نفیس اور پر خلوص لگے ہیں۔" امی نے اپنا تجربہ بیان کیا۔

"امی آپ کو کیا کے انھوں نے جھوٹ کا لبادہ اڑھا ہو اور صرف اپنے بیٹے کے مجبور کرنے پر آئی ہوں تو امی کیا آپ یہ برداشت کر سکیں گی کے آپ کی بیٹی پر ظلم ہوتا ہو۔" اب کے مائزہ نے نفسیاتی حربہ استمال کیا انکار کروانے کے لئے۔

اور امی کو وہ شش و پنج میں مبتلا چھوڑ کر وہ چیزیں سمیٹنے لگی۔

بلاخر امی نے انھیں سبھاؤ سے انکار کر دیا۔ اور مائزہ خوشی سے ناچنے لگی اس کو زاویار سر پسند نہیں تھے۔ پتا نہیں کیوں لیکن انکار کر کے اس کے اندر ایک بے چینی ہلکورے لینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

مریم بی بی کے انکار پر حویلی والوں کو حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا۔ انھیں تو پوری امید تھی کے انکار نہیں ہو گا لیکن خیر جو اللہ کو منظور۔

"ویسے بھابھی مجھے تو وہ بچی بہت اچھی لگی تھی کسی نازک سی اور حسین تھی وہ مجھے تو اس میں میری زوہا کی شبہات نظر آیی۔" ماریابیبی نے حسرت سے کہا۔

"ہاں مجھے بھی بہت اچھی لگی تھی۔ پر دیکھو نازاویار کیس خاموش ہو گیا ہے مجھے تو دار لگ رہا ہے کے اس کی خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ نا ہو۔" سارا بیگم نے فقر مندی سے کہا۔

"اللہ نا کرے بھابھی انشاءللہ سب ٹھیک ہو گا۔" ماریا بیگم نے دہل کر کہا۔

کیوں کے ہر کوئی زاویار کی جنونیت سے واقف تھا اس کو جو چیز نہیں ملتی تھی وہ اس کو تباہ کر دیا کرتا تھا۔

-_-----------

[6, 16:08 28/6/2018] Imran: مائزہ بس اسٹاپ پر کھڑی تھی آج مزنہ نہیں آیی تھی جس کی وجہ سے اسے لگا آج شاید احد بھائی نا آیں۔

https://primenovels.blogspot.com

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

https://famousurdunovels.blogspot.com

ابھی وہ بس کا انتظار کر رہی تھی کے ایک زنک کلر کی مرسڈیس اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

زاویار اس میں سے بہار نکلا اور اس کی طرف بڑھا۔

"ایے مس مزہ میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔" زاویار نے گمبھیر لیب و لہجے میں کہا

"آپ کا شکریہ سر لیکن میں خود چلی جاؤں گی۔" مائزہ نے سبھاؤ سے منع کر دیا۔

"" اجائیے مس مائزہ میں نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔" اب کے زاویار کے لیب و لہجے میں سختی تھی۔

"شکریہ سر میں ہر کسی ایرے غیرے کے ساتھ نہیں چلی جاتی۔" مائزہ نے غصّے میں جو موں میں آیا بول دیا۔

زاویار اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ احد اپنی بائیک لے کر آ گیا

"مازی تم آفس سے کیں آ گئی میں آ رہا تھا۔ چلو اب جلدی بیٹھ جاؤ آج تمہیں بائیک کے مزے کرواؤں۔ ٹائٹ پکڑ کے بیٹھنا کہیں گر نا جانا۔" مائزہ ہنستے ہوئے بیٹھ گئی اور

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

اس کے کندھے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ وہ جلد سے جلد زاویار کی نظروں سے دور ہو جانا چاہتی تھی۔ اور زاویار کا مارے غصّے کے برا حال تھا

زاویار بہت ہی ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ اسے مائزہ کی باتیں سوچ سوچ کر غصہ آ رہا تھا۔ وہ جس کو اپنی جان سے بڑھ کر عزیز رکھتا ہے جس کے لئے وہ اتنا پوزیسو ہے اس کی نزاع رمیں اس کی کوئی وقعت ہی نہیں۔

"ٹھیک ہے مائزہ بی بی اب اس ہر کسی نے تمہیں صرف اپنا نا بنایا تو میرا نام بھی زاویار آفندی نہیں۔" زاویار نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا، اور اپنے موبائل پر نواز ملک کا نمبر ملانے لگا۔

"ہیلو! نواز میں زاویار بول رہا ہوں۔" زاویار نے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں باوا! پہچان گیا ہوں بھلا تم ہمیں کبھی بھول سکتے ہو تم بتاؤ تم نے کیسے یاد کیا۔"

نواز نے بھرپور انداز میں کہا

"مجھے تمہاری ضرورت ہے۔" زاویار نے کہا

https://primenovels.blogspot.com

"خیریت آج تمہیں کیا ضرورت پڑھ گئی۔" نواز ملک نے حیرت سے پوچھا۔

"کسی کو اٹھوانا ہے۔ لیکن دھیان رہے اس کے عزت واحترم میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہے وو بہت خاص ہے۔" زاویار نے کہا۔

"ہاہاہاہا" نواز ملک کا قہقہ ایر پیس سے ابھرا۔

"کیوں باوا کہی عشق کا چکّر تو نہیں۔ "نواز ملک نے زاویار کو چھیڑا۔

زاویار خجل سا ہو گیا۔"ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لو لیکن اس کی عزت میں کوئی کم نی ہونی چاہے۔" زاویار نے تنبی کی

"ارے باوا فکر ہی نا کرو تمھاری عزت ہماری عزت۔" ملک نے یہ کہ کر فون بند کر دیا۔

زاویار کے چہرے پر بڑی پر سرار ہنسی تھی اس کا ذہن آگے کے پلان کے تانے بنے بننے لگا اور مائزہ کو تصور میں رکھ کر مسکرا دیا۔

****

جاری ہے

PRIME URDU NOVELS

https://famousurdunovels.blogspot.com

"تو ہی میری جنونیت"

"میرب فاطمہ"

https://primenovels.blogspot.com

"تو ہی میری جنونیت "

از قلم : "میرب فاطمہ "

قسط 2

"اچھا اماں میں آفس جا رہی ہوں۔" مائزہ نے چادر اوڑھتے ہوے کہا۔

"گڑیا نا جانے کیوں آج میرا دل بہت گھبرا رہا ہے تو آج آفس نا جا۔" اماں کی آواز میں عجیب سی بے چینی اور لرزش تھی۔

"اماں آج تو چھٹی مشکل ہے آج بہت ضروری میٹنگ ہے۔ لیکن میں جلدی انے کی کوشش کروں گی سر سے کہوں گی آج حلف ڈے لیو دے دیں۔" مائزہ نے بے بسی سے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن جلدی آ جانا گڑیا۔" آج صبح سے اماں ہول رہی تھیں فضا کسی ناخوشگوار واقع کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔

PRIME URDU NOVELS

https://famousurdunovels.blogspot.com

"چلیں اماں آج آپ مجھے ڈھیر سارا پیار کریں اور ڈھیر سری دعایں دیں تا کے آپ کی بیچنی بھی ختم ہو اور مجھے بھی سکون مل جائے۔" مائزہ نے اماں کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوے کہا۔

اور اماں نے اسے ڈھیر سارا پیار کیا۔

"چلیں اماں اب مجھے دیر ہو رہی ہے اللہ حافظ۔" مائزہ جلدی جلدی اٹھتے ہوے بولی

۔

۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔‘۔‘

لاش پروانے کی سامنے سے ہٹا دے کوئی

شمع معصوم ہے بدنام ہوئی جاتی ہے

مائزہ بس اسٹاپ پر کھڑی سوچوں میں غلطاں تھی اسے محسوس ہی نا ہوا کے کب ایک کالی پجیرو سبک رفتاری سے چلتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہو گیی چونکے یہ علاقہ آبادی سے دوڑ تھا اور اتنی صبح یہاں کوئی نہیں اتا تھا سو اس لئے مائزہ اکیلی کھڑی تھی

۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

بلیک پجیرو سے دو ہٹی کٹی عورتیں اتریں اور ایک بھی لمحہ ضایع کے بغیر مائزہ کو پکڑ کر پجیرو میں دھکیل دیا۔

مائزہ جو اپنی ہی سوچوں میں غلطاں تھی اتنی اچانک افتاد پڑنے پر اسے سمجھ ہی نی وو کیا کریں قوت ی گویائی سلب ہو کر رہ گیی۔ دھن پن سی مائزہ کہاں ان کا مقابلہ کر سکتی تھی۔

ہوش بحال ہونے پر مائزہ نے چیخنا چلانا شروع کر دیا

"چھوڑو مجھے چھوڑو ! کہاں لے کر جا رہے ہو؟ کون ہو تم لوگ؟۔۔۔۔۔۔۔"

چھوڑو مجھے۔ مائزہ کا بس نہیں چل رہا تھا کے وو ان عورتوں کو دھکا مار کر جو اس کے داایں بایں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کے ہاتھوں کے شکنجے میں تھے۔

"نوری بیبی سرکار کو یہ سکون آور دوا دے دو۔" گاڑی ڈرائیو کرتے دلاور نے کہا اور ایک رومال نوری کی طرف بڑھایا۔

"یہ کیا کر رہے ہو میں کوئی بیبی سرکار نہیں ہوں ! تم لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ مجھے جانے دو۔" مائزہ نے چیختے ہوے کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

اس کے رونے کی پروا کے بغیر نوری نے رومال اس کی ناک پر رکھ دیا۔ اور آہستہ آہستہ مائزہ کی مزاحمت دم توڑتی گئی۔

-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_

مجھے بار بار صدا نا دے

میری حسرتوں کو ہوا نا دے

مرے دل میں آتش عشق ہے

میری آگ تجھ کو جلا نا دے

مائزہ کی جب آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک پر تعیش روم میں پایا۔ ہر چیز سے امارت اور رہنے والے کا ذوق جھلکتا تھا ہلکے نیلے اور سفید کے امتزاج کے ساتھ وہ کمرہ بہت خوبصورت ڈیکورےٹڈ تھا ہر چیز کی تھیم ایکوا لائف سے ریلاٹڈ تھی بلیو ہی بھاری پردے کھڑکیوں پر پڑے تھے۔ مائزہ نے بھاگ کر دروازہ کو کھولنا چاہا مگر وہ مقفل تھا اس نے اپنے ارد گرد نظر دوڑآئ تو اسے کھڑکی نظر آی کھڑکی کی طرف گیی تو کھڑکیوں کے آگے لگی موٹی گرل نے اس کے ارادوں پر اوس ڈال دی بے

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

ساختہ سی نظر اس کی وال کلاک کی طرف پڑی تو اسے لگا کے اس کی رہی سہی ہمّت جواب دے گی۔

اسے لگا گھڑی کی سویاں اس کی بربادی کا اعلان کر رہی ہیں شام کے پانچ بج رہے تھے ۔وو بڑی حد آفس سے 3 بجے تک آ جاتی تھی اور آج تو اس نے ہاف ڈے لیو لینی تھی۔

وو بیڈ کے پاس سر گھٹنوں میں گرا کر بیٹھ گیی اور رونے لگی۔

پتا نہیں وقت کتنا بیت چکا تھا اس نے تو اندازہ رکھنا چھوڑ دیا تھا۔

اس کو تو یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ سجھائی نا دے رہا تھا وو تو اپنی ہونے والی بربادی پر ماتم کنا تھی۔

کھڑکی کے اس پر اسے کتوں کے بھونکنے کی آواز آرہی تھی۔

کچھ دیر گزرنے کے بعد کمرے کا صدر دروازہ ہلکی سی چرچراہٹ سے کھلا مائزہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو وو سکتے میں رہ گیی اس پر گویا پتھر کی مورت کا گمان ہونے لگا۔

"سر !آپ۔" بمشکل اس کا حلق سے آواز نکلی۔

https://primenovels.blogspot.com

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

https://famousurdunovels.blogspot.com

"جی سر کی جان میں۔" زاویار طنزیہ کہتے ہوے مسکرایا۔

"کیوں کیا آپ نے یہ سب ؟ کیا بگاڑا تھا میں نے آپ کا ؟" مائزہ بمشکل الفاظ ادا کر رہی تھی اس کی جان گویا حلق میں اٹک گی تھی۔

"کیا تمہیں بلکل نہیں پتا میں نے کیوں کیا یہ سب ؟" زاویار نے سوالیہ آبرو اچکائی۔

"اوو ! میں اب سمجھی آپ نے صرف اپنی آنا کی تسکین کی خاطر مجھے اغوا کروایا ہے۔ میں نے آپ کے رشتے سے انکار جو کر دیا تھا اور یہ بات آپ جسے مرد کی آنا پر تازیانہ بن کر لگی ہو گی۔ ہے نا۔" مائزہ غصے سے بولی۔

"تم محض میری آنا نہیں ہو ! تم میری محبت ہو ، دیوانگی ہو،جنونیت ہو تم میری ۔"سرد آواز کے ساتھ آنکھوں میں سرخ ڈورے لئے زاویار پھنکارا۔

مائزہ کو فلوقت اس انسان سے بہت ڈر لگا۔

"تو اب کیا ؟ اب تو آپ کی جنونیت پوری ہو گیی ،اب کیا کریں گے دو ،چار دن استمال کر کے پھینک دیں گے۔" مائزہ لہجے میں بدگمانی سموے گویا ہوئی۔

https://primenovels.blogspot.com

زاویار اس کی بدگمانی بھری گفتگو سن کر دنگ رہ گیا وو تو اس سے سچا عشق کرتا تھا اور وو اس کی محبت کو ہوس کے پلڑے میں تول رہی تھی۔

اس کی باتیں سن کر زاویار کا غصہ انتہا کو پہنچ گیا ضبط کے مارے اس نے مٹھیاں بھینچ لی۔ اس نے مائزہ کا بازو دبوچ لیا اور اپنے نزدیک ترین کر لیا ہے۔ مائزہ اس کے بازوں میں مچلنے لگی۔ اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے اپنے ہاتھوں کا استمال کرنا چاہا تھا تو اس نے اس کے دونو ہاتھ پکڑ لئے

مائزہ اس کے ہاتھ میں مچلنے لگی اس نے ایک ہاتھ سے مائزہ کو سنبھالا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو ہٹایا خوبصورت چہرے پر روئی روئی سی آنکھیں الجھے بکھرے بال رونے سے سرخ پڑتی ناک اور گل پر مٹے مٹے سے آنسوؤں کے نشان اس کو چہرے کو اور پر کشش بنا رہے تھے۔ زاویار کو اپنا دل پہلو میں بے قابو ہوتا محسوس ہوا۔" میری محبت کسی گلی کے نکڑ پر بیٹھے سستے عاشق کی سی نی ہے جو تم سے زور زبردستی کرے۔ اور ایک ہفتے بعد نیا معاشقہ چلا لے میں تم سے نکاح کروں گا اور اپنے گھر لے کر جاؤں گا اس عزت و احترم کے ساتھ جس کی تم حقدار ہو

https://famousurdunovels.blogspot.com

ـویسے اغوا کر کے شادی کرنے کا بھی اپنا ہی مزہ ہے۔" زاویار نے اس کے رونے پر مدھم پڑتے ہوئے کہا اور آخری جملہ شرارتی انداز میں بولا۔ اس کے عیسیٰ بولنے پر مائزہ نے سرد نگاہوں سے دیکھا اور سرد ہی لہجے میں بولی۔" کتنے دن چلایں گے یہ ڈرامہ ایک دن ،دو دن ، تین دن ،ہفتہ ،مہینہ دو مہینے بس !اس کے بعد طلاق دے کر چلتا کریں گے۔ بے شک آپ ستے اسحق نہیں ہیں لیکن آپ امیروں کے عشق کو زیادہ نرالے ہوتے ہیں جب دل بھرتا ہے تو یا تو طلاق دے دیتے ہیں یا پھر پھینک دیتے ہیں اپنے جسے دوستوں کے آ۔۔۔۔۔۔" " مائزہ !" زاویار کا ہاتھ گھوما اور پوری قوت سے مائزہ کے گال پر پڑا۔ اتنا بھاری ہاتھ لگنے سے مائزہ بیڈ پر جا گری اسے سچ میں دم میں تارے نظر انے شروع ہو گے "آیندہ یہ بکواس نا کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نا ہو گا۔" زاویار گسسے سے کہتا ہوا کمرے سے بہار نکلا اب کمرے میں صرف مائزہ کی سسکیاں تھیں۔ زاویار نے بڑی مشکل سے اپنا غصّہ ضبط کیا تھا اگر وہ کمرے میں ہی روکتا تو یقیناً ایک پر ہی اکتفا نا کرتا چار پانچ تو اس نے جار ہی دینی تھیں۔

-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

زاویار نے بڑی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا تھا اگر وہ کمرے میں ہی رکتا تو یقیناً اس نے ایک ہی ور اکتفا نہیں کرنا تھا بلکے چار پانچ جڑ دینی تھی

تمہیں معلوم ہے جاناں ! کہ تم بھی ک ۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔_۔

قاتل ہو میرے اندر کہ ایک ہنستا ہوا انسان تم نے مار ڈالا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زاویار کے جانے کے بعد مائزہ کی رکی ہوئی سسکیاں پھر سے بحال ہو گیئیں۔ تھوڑی در گزرنے کے بعد ایک عورت کھانے کی ٹرے لے کر اندر ائی۔ اس نے کھانا مائزہ کے سامنے رکھ دیا اور کہا : "بیبی سرکار سائیں کہ حکم ہے کے آپ یہ کھانا کھا لیں۔" یہ کہ کر وہ چلی گیی اور مائزہ نے اپنا رخ کھانے کی طرف سے موڑ لیا۔ کھانے کی ٹرے دیکھ کر مائزہ کو اماں کہ خیال آیا "پتا نہیں اماں نے کھانا کھایا بھی ہو گا یا نہیں۔" اماں کو یاد کرتے ہی وہ پھر سے رونے لگی۔ کافی دیر گزرنے کے بعد دوبارہ سے دروازہ کھلا اور زاویار ایک بڑا شاپر ہاتھ میں لئے اندر آیا۔ مائزہ کو اپنے اس گل پر ابھی بھی سنسناہٹ محسوس ہو رہی تھی جس پر زاویار نے مارا تھا۔ وہ زاویار کے خوف سے وہیں جمی بیٹھی رہی۔ زاویار نے ایک نظر کمرے پر دوڑائی اور صورت حل بھانپ لی۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

زاویار نے بہت تاسف سے مائزہ کی طرف دیکھا اور پھر کھانے کی ٹرے پر جو کے ویسے ہی انچھوئی پڑی تھی۔ پھر اس کی نظروں نے مائزہ کے گلابی مکھڑے کہ طواف کیا جہاں رونے کی وجہ سے آنکھیں سوجی ہوئی اور بایں گال پر تھپیر کہ نشان وازیحہ تھا اس کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا وو کب اسے تقلف دینا چاہتا تھا لیکن اس نے بات ہی اسی کی تھی کے وو اٹھتے ہوے ہاتھ کو روک نا سکا۔ جلد ہی یہ شرمندگی کہ دورانیہ تمام ہوا کیوں کے اسے اپنی بے عزتی از سرے نو یاد آگیی تھی۔" چلو اٹھو مون ہاتھ دھو اور فرش ہو جاؤ اور یہ ڈریس پہن لو۔" زاویار نے مائزہ کو بازو سے پکڑ کر بیڈ سے اٹھاتے ہوے کہا۔ مائزہ نے اس کی تقلید میں ڈریس پر نظریں دوڑایں تو اس کی ریڑھ کی ہڈی خوف سے سنسنا اٹھی وو ایک بہت ہی خوبصورت سی گرین کلر کہ لہنگا تھا جس کے ساتھ ڈل پنک کلر کی چولی تھی اور خوبصورت سا سی گرین ہی دوپٹہ تھا جس کے چاروں بارڈر پر بہت خوبصورت دبکے کا کام اور چولی پر سفید نگینوں کہ دیدہ زیب کم ہوا تھا۔ یہ یہ کس لئے ؟ تم کیا کرنا " چاہتے ہو ؟۔ مائزہ نے ہکلاتے ہوے کہا۔ تو فیوچر وائف آج ہمارے نکاح کی سیر یمنی ہے۔ اور جان من اس کے

https://primenovels.blogspot.com

بعد آپ ہمیشہ کے لئے میری ہو جایں گئ۔" زاویار نے اس کہ چہرہ چھوتے ہوے کہا

۔" بکواس بند کرو کوئی نکاح نی ہونے والا اور نا ہی تم منھے اتنے بے ہودہ ناموں سے

پکارو یہ نام تم اپنے جیسی کریکٹر والیوں کے لئے رکھو۔" مائزہ نے ترخ کر کہا۔" میری

جان !اب تو آپ کو اسی کریکٹر والے شخص سے شادی کرنی پڑے گئ اور میں نے تم

سے پوچھا نہیں بتایا ہے۔" زاویار نے سرد لہجے میں کہا۔" میں انکار کر دوں گئ میں

نہیں کروں گئ تم سے شادی۔" مائزہ نے پیچھے ہٹتے ہووے کہا۔ زاویار نے غصے میں آ

کر ایک جھٹکے سے اس کہ بازو دبوچ کر اپنی طرف کھینچا تو اس کے گلے میں پیرا

پینڈنٹ جھول کر آگے آگیا۔ زاویار کی ایک بے ساختہ سی نظر اس کے پینڈنٹ و

پڑی اور وو بھونچ کا رہ گیا اس نے پینڈنٹ کو چھونے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا تو مائزہ

نے پوری قوت لگا کر اسے دھکا دے دیا۔ زاویار کہ ذہن کسی اور جانب بٹا ہوا تھا

اسس لئے اس کے لئے یہ دھکّا خاصا غیر معمولی ثابت ہوا اور وو لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کو

ہوا کچھ در سوچنے کے بعد وو کمرے سے نکل گیا۔

-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-_-

https://famousurdunovels.blogspot.com

کچھ دیر بعد ہی زاویار دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔

"چلو آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔" مائزہ تو اس کی آفر سن کر بھونچکا ہی رہ گئی۔ اس کو زاویار سے ایسی امید کب تھی وہ تو اپنے آنے والی بربادی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

اور ایسے میں زاویار کا مائزہ کو بغیر اپنا مقصد پورا کیے جانے دینا تعجب کی بات تھی۔

"کیا تم چلو گئی یا پھر یہیں رہنے کہ ارادہ ہے۔" زاویار نے نارمل انداز میں کہا۔

"نہیں " "نہیں " میں چلوں گئی آپ کے ساتھ۔" مائزہ جلدی سے بولی۔

"آپ واقعی مجھے چھوڑ آہیں گے۔" مائزہ کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"ہاں میں تمہیں چھوڑ آؤں گا۔" یہ کہتے ہی زاویار نے گاڑی کی چابیاں اٹھائی اور مائزہ کا پرس اس کو دے کر باہر نکلتا چلا گیا۔ مائزہ بھی زاویار کی تقلید میں اس کے پیچھے چلتی گیی۔

****

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

ان کو کی گھنٹے بیت چکے تھے سفر کرتے ہوے سارا سفر خاموشی سے تہ ہوا جب وہ لوگ مائزہ کے گھر کے قریب پہنچے تو زاویار نے ہی اس خاموشی کو توڑا۔

"مائزہ پلیز مجھے معاف کر دو میں تمہارا مجرم ہوں میں نے تمھارے ساتھ غلط کیا ہے پتا نہیں میں تمھارے انکار پر ضد اور جنوں میں آ گیا تھا۔ مجھے اندازہ ہی نہیں ہوا میں کب راہ سے بھٹک گیا۔

اور مجھے اس تھپڑ کے لئے بھی معاف کر دو جو میں نے تمہیں مارا۔ اس کے بدلے تم مجھے چاہے جتنے مرضی تھپڑ مار لو۔" زاویار نے شرمندگی سے کہا۔

مائزہ تو بحر حیرت میں غوطہ زن تھی۔ اس نے کب زاویار کہ یہ روپ دیکھا تھا۔ اس نے تو ایک اڑیل ضدی اور خود سر زاویار دیکھا تھا۔ اور یہ شخص کون تھا جو اپنی انا کو پس پشت ڈال کر اس سے مافی مانگ رہا تھا۔

جب گاڑی جھٹکے سے رکی تو مائزہ ہوش میں ای۔

"میں ایک دفعہ پھر تم سے معافی کہ خواستگار ہوں۔ اور میں نے کل تمھارے گھر فون کر کے بتا دیا تھا کے تم ایک ارجنٹ میٹنگ کے لئے شہر سے باہر جا رہی ہو۔ تم

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

پر کوئی الزام نہیں ہے گا تم کل کی طرح آج بھی پاک ہو۔" یہ کہتے ہی وو زن سے گاڑی بھگا کر لے گیا۔

مائزہ اس کے لفظوں کہ مفہوم تولتے ہوے گھر کے اندر آیي دن چڑھ چکا تھا اور اماں باہر ہی بیٹھی سبزی بنا رہیں تھیں مائزہ بھگ کر ان کے گلے لگ گیی۔

"ارے گڑیا تم کب آیي ؟اور تم رو کیوں رہی ہو۔" اماں نے لہجے استفامیہ لہجے میں پوچھا۔

"کچھ نہیں اماں اتنا ارسا آپ سے دور جو نہیں رہی اسس لئے۔" مائزہ سے کوئی جواب نا بن پڑا تو یہی بول دیا۔

"ہاں کہتی تو تم ٹھیک ہو کل جب تمھارے آفس سے فون آیا تو میں ہول گیی تھی ویسے بھی دن بڑا بے چین گزر رہا تھا۔

اور دور کی بھی کیا خوب کہی جب تمہاری شادی ہو گئ ٹیب بھی تو جانا پڑے گا نا۔" اماں نے اسے لتاڑا

PRIME URDU NOVELS

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"میں شادی صرف اسی شرط پر کروں گئی اگر آپ بھی مرے ساتھ رہیں گئی۔" یہ کہتے ہی مائزہ جھپاک سے کمرے میں گھس گیی اسے پتا تھا آپ اماں کہ لیکچر شرو ہو جانا ہے۔

****

"مائزہ بیٹا تین دن ہو گے تم آفس کیوں نہیں جا رہی ؟" اماں نے حسب توقع پوچھا۔

"اماں دل نہیں کرتا جانے کو۔ اب تو دل کرتا ہے گھر بیٹھی رہوں۔" مائزہ نے بیزاری سے کہا۔

اماں مشکوک نظروں سے اسے دیکھا جسے جانچ رہیں ہوں کہیں وو پاگل تو نہیں۔

"پاگل تو نہیں ہو گیی۔ بھلا گھر بیٹھنے سے آج تک کسی کو تنخوا ملی ہے۔ آیا تھا کل ملک مکان کرایہ کہ تقاضا کر رہا تھا۔" اماں کے لہجے میں تلخی در آیی۔

"اچھا اماں پریشان کیوں ہو رہی ہیں کل سے جاؤں گئی آفس۔" مائزہ نے جان چھڑانے کے لئے کہا۔

اور کمرے میں جا کر اپنی چیزوں کو ڈھونڈنے لگی۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

اور پھر مشین لگا کر کپڑے دھونے لگی۔

****

"مے آئی کم ان سر؟" مائزہ نے زاویار کے آفس کہ دروازہ دھکیلتے ہوئے کہا۔

تین دنوں سے مائزہ آفس نہیں آ رہی تھی تو اسے اپنی رگ و پے میں بےچینی محسوس ہو رہی تھی۔ آج اس کو دیکھ کر اس کے بے قرار ذہن کو سکون مل گیا۔

"یس کم ان۔" زاویار نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"سر آپ اس فائل پر سائن کر دیں۔ یہ حبیب انڈسٹریز کی فائل ہے میں نے ریڈ کر کے ٹائپ کر دی ہے۔"۔ مائزہ نپے تلے لہجے میں بول رہی تھی۔

اوکے!" زاویار نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مس مائزہ! آپ تین دن کیں نی آیئں۔" زاویار نے پوچھا

جواباً مائزہ نے ایسی سرد نگاہوں سے دیکھا کے زاویار اندر تک شرمندہ ہو گیا۔

"مس مائزہ میں آپ سے پہلے بھی مافی مانگ چکا ہوں۔ اب بھی آپ سے مافی مانگتا ہوں۔ آپ مجھے میری غلطی پر معافی دے دیں۔" زاویار نے عاجزی سے کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"سر میں کوشس کروں گئ بھولنے کی پر یہ آسان نہیں ہے مجھے کچھ وقت لگے گا بھولنے میں۔" مائزہ بہت نرم دل کی تھی وہ اتنی در کسی سے بدگمان نہیں رہ سکتی تھی ۔ اگر یہ واقعی بہت بڑا تھا تو اسے اس بات کہ بھی ادراک تھا کے زاویار نے اس پر کوئی بات نہیں انے دی اور نا ہی اس کی عزت پر کوئی حرف انے دیا۔

اور زاویار کہ بار بار معافی مانگنا اس کی شرمندگی ظاہر کر رہا تھا۔

مطلع اگر پوری طرح صاف نہیں تھا تو ابر آلود بھی نہیں تھا۔

لیکن یہ بات اس کو اب تک سمجھ نا آیی کے زویر نے اسے کیوں چوڑا ایسی کیا بات ہو گئ تھی وہ اب تک کشمکش میں مبتلا تھی۔

****

نہیں عشق کہ درد لذت سے خالی

جسسے ذوق ہو وہ مزہ جانتا ہے

مائزہ کے جانے کے بعد اس کہ چچازاد وائز اس کے آفس میں آیا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"واہ !واہ ! بگ برو بڑی حسین حسین پریوں کہ انا جانا ہے۔" وائز نے کرسی پر بیٹھتے ہوے کہا۔

زاویار نے سوالیہ آبرو آچکی۔

زاویار نے سوالیہ آبرو اچکائی جسے پوچھ رہا ہو کون ؟ "ارے وہی جو ابھی گی ہے یہاں سے۔" وائز نے شرارتی انداز میں کہا۔" شرم کر بے غیرت !تیری بہن لگتی ہہے۔ "زاویار نے اسہ غیرت دلانی چاہی۔" ہاں " "ہاں " ہماری تو اب بہن ہی لگی گئ نا آپ کی کیا لگتی ہے وو۔" وائز پھر بھی تنگ کرنے سے باز نا آیا۔" میں سونی کو فون کر کے بتاؤں گا کے تمھارے پیچھے یہ کیا کیا بولتا ہے۔" اب کے زاویار نے اسے اس کی بیوی سونیا کہ ڈراوا دیا۔" ہاں ہاں کیں نی باتیں نی آپ سالے جو لگے مرے۔" وائز نے جل بھن کر کہا۔ تو تم کیوں کباب ہو رہے ہو "۔زاویار نے اس کی حالت سے مزہ لیتے ہوے کہا۔ زاویار کی اپنی چاروں بھابھیوں سے بہت بنتی تھی وو انھیں اپنی بہنے مانتا تھا اور انھوں نے بھی کچھ منوانا ہوتا تو زاویار کہ سہارا لیتیں۔ اور وو ساری بھی زاویار کو بھائی مانتی تھیں۔" ویسے بھائی یہ جو مس تھیں آپ کو نہیں لگتا

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

ان کی شکل پاپا سے بہت ملتی ہے۔" وائز نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ زاویار نے اچنبھے سے اس کی طرف دیکھ کر وضاحت مانگی۔" دیکھیں بھائی ان کے فیس فیچرز بابا سے کتنے ملتے ہیں۔" وائز نے گلاس ونڈو کے اس پار کمپیوٹر پر کام کرتی مائزہ کی طرف اشارہ کیا۔" ہاں یار واقعی یہ بات تو میں نے سوچی ہی نہیں۔" زاویار نے حیرت سے کہا۔

"ویسے بھائی اگر ہماری زویا زندہ ہوتی تو وہ بھی ان ہی کی طرح نازک اور خوبصورت ہوتی۔" وائز نے حسرت زدہ لہجے میں کہا۔

وائز کے ایسا کہنے سے زاویار کے لہجے میں ایک کوندا سا لپکا اور آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہو گیا۔

"اویسسس !" زاویار بے ساختہ بولا

"کیا ہوا بھائی کیوں ہوا سے لڑائی کر رہے ہو۔" وائز نے کہا

PRIME URDU NOVELS

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے اگر وہ درست ثابت ہوا تو سب لوگوں کے لئے سرپرائز ہو گا۔" زاویار نے مائزہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ جھک کر لکھنے کی وجہ سے اس کہ لاکٹ جھول کر آگے آ گیا تھا۔

اور زاویار کو یاد آیا اس نے مائزہ کو اسی لاکٹ کی وجہ سے جانے دیا تھا۔

کیونکے یہ لاکٹ ان کے خاندان کہ سگنفکانٹ سمبل تھا۔ یہ لاکٹ آفندی خاندان کی بہوؤں اور بیٹیوں کو دیا جاتا تھا۔ خاندان میں شمولیت کے دن۔ وہ ہارٹ کی شیپ کہ لاکٹ تھا جس میں A F لکھا تھا۔

اور یہ صرف آفندی خاندان کی لیڈیز کو دیا جاتا تھا کیونکے اے ایف سے مرد آفندیز تھا۔

*****"**""*****

جاری ہے

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"تو ہی میری جنونیت"

"میرب فاطمہ"

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"تو ہی میری جنونیت "

از قلم : "میرب فاطمہ "

قسط 3

کیا بھائی مجھے بھی تو بتاؤ۔" وائز نے فرط اشتیاق سے پوچھا۔ زاویار وائز کی بات سن کر اپنے خیالوں سے جاگا۔

"بس کچھ عرصہ صبر کرو وائز ! وقت انے پر سب سے پہلے تمہیں ہی بتاؤں گا۔"زوویار نے اس کی بے صبری پر اوس ڈالتے ہوے کہا۔ زاویار کی بات سن کر وائز کہ مونھ بن گیا۔

"اچھا یہ سب چھوڑیں آپ یہ بتایں کے آپ ہیں گے ارسل کے عقیقے پر ؟" وائز نے اپنے بڑے بھائی علی کے بیٹے کہ نام لیا۔

PRIME URDU NOVELS

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"ہاں ہاں کیوں نہیں آؤں گا میں۔ ارسال میں تو میری جان بند ہے۔" زاویار نے اپنے لہجے میں چاشنی سموتے ہوے کہا۔

اور یہ بات وائز بخوبی جانتا تھا کے گھر کے تمام افراد کی جان ارسل میں ہے۔

ارسل آفندی خاندان کہ دوسرا بیٹا تھا پہلا موحد تھا جو کے زاویار سے چھوتے عمار کی اولاد تھا۔ موحد کے پیدا ہونے پر کی روز تک خوشیاں منائی گیں۔ اور پھر موحد کے چار سال بعد ارسل پیدا ہوا۔ ارسل پری مچور بچہ تھا جس کی وجہ سے وو اپنی پیدائش کے کافی عرصے تک بیمار رہا۔

ڈاکٹرز تو اس کے جینے کی امید چھوڑ بیٹھے تھے پھر کافی منتوں اور مرادوں کے بعد وو بچا تھا۔ اسس لئے اس کہ عقیقہ بہت لیٹ ہو رہا تھا۔

گھر والے تو زوہا کی یاد کو سینے سے لگے بیٹھے تھے۔ ایسے میں ارسل کی بیماری پر سب بوکھلا گے۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

حسن اور فروا کی شادی کے دو سال ہو گے تھے مگر ان کی اب تک کوئی اولاد نہیں تھی۔ اور وائز اور سونیا کی شادی کو ابھی صرف دو مہینے ہوے تھے۔

جاتے جاتے وائز نے زاویار سے پوچھا۔

"بھائی آپ ارسل کے اقیقے پر اس کے ماموں کی حیثیت سے شرکت کریں گے یا پھر چاچو کی حیثیت سے۔ اگر آپ کہیں تو مرے پس تیسرا آپشن بھی ہے۔"

وائز نے شرارت سے کہا

"کونسا آپشن۔ ؟" زاویار نے حیرت سے کہا۔

"ماچو کا۔" یہ کہتے ہی زاویار فٹ سے بھگ گیا۔

اور زاویار پیپر ویٹ ہاتھ میں اٹھاے ہنستا چلا گیا۔

ہنستے ہوے ایک بے ارادہ سی اس کی نظر مائزہ پر پڑی تو اسے از سر نو اپنی بات یاد آگیی وو جو کچھ لمحوں کے لئے فراموش کر چکا تھا۔

زاویار نے ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور اپنے ایک دوست کو کال کی۔

PRIME URDU NOVELS

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

تھوڑی دیر تک بیل جاتی رہی اور پھر دوسری طرف سے فون ریسیو کر لیا گیا۔

"ہیلو سالار۔" زاویار نے معانقہ کیا۔

"ہے زاویار۔ ہاو آر یو ؟

اٹس بین آ لونگ ٹائم۔" سالار نے کہا۔

"یہہ اٹس بین الونگ ٹائم۔ ایکچولی میں نے تمہیں اپنے مسلے کے لئے کال کی ہے۔ کیا تم ابھی بھی اس ایجنسی کے لئے کم کرتے ہو؟" زاویار نے اس سے پوچھا۔

"ہاں۔ کیا کوئی مسلہ ہے۔" سالار نے گمبھیر لہجے میں پوچھا۔

"ہاں بس کچھ زیادہ نہیں تھوڑا پرائیویٹ مسلہ ہے۔" زاویار نے اسے کہا۔

"ہاں بتاؤ میں سن رہا ہوں۔" سالار نے کہا

https://primenovels.blogspot.com

"ایک لڑکی ہے اس کے بڑے میں انویسٹیگیشن کروانی ہے۔ نام مائزہ حسن ہے اڈریس اور تصویر تمہیں میل کر دی ہے اس کے بارے میں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات معلوم کرو۔"

"راجر باس ائی ایم آن اٹ۔" سالار نے مسخرے پن سے کہا۔

زاویار نے پھر چند رسمی باتیں کہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

"چلیں مائزہ حسن دیکھتے ہیں کتنے فیصد ہمارا انداز درست ہے۔" زاویار یہ کہتا ہوا کرسی پر بیٹھا اور آنکھیں موند لیں۔

****

بڑا دشوار ہوتا ہے۔۔۔

کسی کو یوں بھلا دینا۔۔۔

کے جب وو جذب ہو جائے۔۔

رگوں میں خون کی مانند۔۔

PRIME URDU NOVELS

https://famousurdunovels.blogspot.com

"اتنا ٹائم ہو گیا ہے اماں اب تک نہیں آئیں۔" مائزہ نے دروازے کے سامنے پریشانی سے ٹہلتے ہووے کہا۔

تھوڑی دیر گزری تھی کے دروازہ دھڑدھڑایا۔

"کون ہے ؟مائزہ نے جلدی سے پوچھا۔

" ارے میں ہوں گڑیا دروازہ کھول جلدی سے۔" اماں نے جواب دیا۔

"اماں اتنی دیر ہو گیی کہاں تھی آپ۔ میں آپ کا کتنی دیر سے انتظار کر رہی تھی۔

اور یہ آپ کے ہاتھ اور ماتھے پر چوٹ کیسے لگی ؟" مائزہ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوے پوچھا۔

"ارے صبر تو کر سب بتاتی ہوں اب کیا یہاں کھڑے کھڑے سب پوچھے گئ چلو بیٹا تم تو اندر آو۔" اماں نے اسے پیچھے ہٹاتے ہوے کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

اماں کو دیکھ کر مائزہ کے حواس جو مختل تھے اب جب سمٹنا شروع ہوے تو اس نے دیکھا اماں کے پیچھے زاویار سر چلے آ رہے ہیں۔

ان کو اپنے گھر میں دیکھ کر مائزہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب تھیں۔

اماں زاویار سر کو سامنے والے کمرے میں لے کر چلی گیں۔

"ارے مائزہ وہیں رہ گیی ہو جلدی سے زاویار بیٹے کے لئے چاۓ بنا کر لاؤ۔

اماں کی آواز پر مائزہ ہڑبڑا کر جاگی اور جلدی سے کچن میں چلی گیی۔

تھوڑی دیر بعد وو چاے اور دیگر لوازمات ٹرالی پر سلیقے سے سیٹ کر کے لے ای۔

"یہ میری بیٹی ہے مائزہ۔" اماں نے اس کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر تعارف کروایا۔

"سر آپ اماں کے ساتھ کیسے اور انہیں یہ چوٹیں کیسے لگیں۔" بلاخر مائزہ نے اپنے ذہن میں کلبلاتا سوال زبان پر داغ ہی دیا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"ارے تم لوگ جانتے ہو ایک دوسرے کو۔" اماں نے حیرت و استجاب سے پوچھا۔

"جی اماں میں ان ہی کے آفس میں کام کرتی ہوں۔" مائزہ نے امی کو بتایا۔

"آپ کی والدہ کا شاید بی پی لو ہو گیا تھا جس کی وجہ سے یہ سڑک پر گر گئیں میں ادھر سے گزر رہا تھا تو آپ کی والدہ کو ہسپتال لے گیا اور ابھی گھر چھوڑنے آیا تو پتا چلا یہ آپ کی مدر ہیں۔" زاویار نے اسے کہا۔

"تھینک یو سر میں آپ کا یہ احسن کبھی نہیں بھلا سکوں گی۔" مائزہ نے تشکر آمیز لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں مس مائزہ۔" زاویار نے خوش دلی سے کہا۔" ویسے آپ کے فادر اور بہن بھائی وغیرہ کہاں ہیں ؟" زاویار نے گھر پر نظر دوڑاتے ہوے کہا۔

"سر میں اکلوتی ہوں اور مرے فادر کی کچھ ہی عرصہ پہلے ڈیتھ ہو گی ہے۔" مائزہ نے دلگیر لہجے میں بتایا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"آئی یم سوری مس مائزہ۔" زاویار نے شرمندگی سے کہا۔

"کوئی بات نہیں سر۔" مائزہ نے کہا۔

"چلیں آنٹی اب میں چلتا ہوں کافی دیر ہو گئی ہے۔" زاویار نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا بیٹا دھیان سے جانا۔ جاؤ مائزہ گیٹ تک چھوڑ آو۔" اماں نے اس سے کہا۔

جی اچھا کہ کر وہ زاویار کے ساتھ چلنے لگی۔

"سر تھینک یو سو مچ۔ اگر آج آپ نا ہوتے تو نجانے کیا ہو جاتا۔ میں نہیں جانتی میں آپ کا احسن کس طرح سے اتار پاؤں گی۔" مائزہ نے عقیدت سے کہا۔

"آپ مجھے میرے فیل کے لئے معاف کر کے احسان اتر سکتی ہیں۔" زاویار نے کہا

PRIME URDU NOVELS

https://primenovels.blogspot.com

سر یقین کریں مرے دل میں آپ کے لئے کوئی میل نہیں۔" مائزہ نے زاویار کو کہا۔

اسطرح پھر ہم دونوں ورکوئی قرض نہیں۔" زاویار نے دلکشی سے کہا اور مائزہ کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی۔

"اوکے اللہ حافظ مس مائزہ۔" زاویار نے کہا۔

"کاش مس کے بجے مسز ہی کہ دیتے۔" مائزہ کے دل نے بے ساختہ دعا کی۔

پھر جلد ہی مائزہ کو اپنی بیوقوفی کا احساس ہوا تو دل کوڈپٹ دیا۔

****

"اماں دوائی لے لیں پھر مجھے آفس کے لئے نکلنا ہے۔" مائزہ نے انھیں دوائی پکڑاتے ہوے کہا۔

"بیٹا زاویار بیٹے کو میری طرف سے شکریہ کہنا۔ اتنے دن ہو گے تم نے مجھے یاد بھی نہیں دلایا۔ بہت ہی پیارا بچہ ہے۔

PRIME URDU NOVELS

"ٹھیک ہے اماں کہ دوں گئی۔ آپ پہلے یہ دوائی تو کھا لیں۔" مائزہ نے کہا

"اللہ حافظ اماں۔" مائزہ نے دروازے سے نکلتے ہوے کہا۔

اسے آفس پوھنچے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کے زاویار نے اسے آفس میں بلایا۔

وہ ابھی اس سے فائل کی ڈسکشن کر رہی تھی کے موبائل کی رنگ بجی۔

"اماں کالنگ۔"

"ہیلو اماں !کیا ہوا خیریت ہے۔" مائزہ نے پریشانی سے پوچھا کیونکے اماں نے کبھی اسے کبھی بھی آفس کال نہیں کی تھی۔

نا جانے آگے سے اماں نے کیا کہا۔ مزہ ککے چہرے پر تو ہویاں چھوٹنے لگیں۔

"لیکن اماں وو عیسیٰ کیسے کر سکتے ہیں۔ انھیں ہمیں پہلے بتانا چاہیے تھا۔" مائزہ نے پریشانی سے کہا۔

نا جانے پھر اس طرف سے کیا کہا گیا کے مائزہ نے کل کٹ کر دی۔

"کیا ہوا مس مائزہ سب خیریت تو ہے نا۔" زاویار نے پرے شانی سے پوچھا۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

"نا۔۔۔ یس سر سب ٹھیک ہے۔" مائزہ نے کہا۔

"مس مائزہ آپ مجھ پر بھروسہ kar سکتی ہیں۔" زاویار نے کہا

" سر وو ہمارے مالک مکان نے ہمارا گھر بیچ دیا ہے اور نیا مالک مکان اس گھر کو تڑوا کر نیا مکان بنانا چاہتے ہیں ہمارے پاس صرف ایک دن کا وقت "ہے پرسوں ہمیں گھر خالی کرنا ہے۔" مائزہ نے پریشانی سے کہا۔

"او ہو کوئی بات نہیں مس مائزہ اللہ ملک ہے میں بھی کچھ کرتا ہوں۔" زاویار نے کہا

"او تھینک یو سر۔۔ آپ کی بہت مہربانی ہو گئی۔" مائزہ نے کہا

"سر میں جاؤں۔" مائزہ نے کہا

"جی جی مس مائزہ۔" زاویار نے کہا۔

مائزہ کے جانے کے بعد اس کے منیجر کی کال ای

"گڈ ورک جلیل ! دوبارہ ضرورت پڑی تو تمہیں کال کروں گا۔" زاویار نے کہا

۔

https://primenovels.blogspot.com

پھر زاویار کو کل رات کی سالار سے ہوئی گفتگو یاد آ گیی۔

* *

پچھلی رات کو جب زاویار کا فون بجا تو اس نے دیکھا سالار اسے کال کر رہا تھا۔

زقویار نے جلدی سے کال اٹینڈ کی۔

"ہیلو سالار۔ کام ہو گیا ؟" زاویار نے بیچینی سے پوچھا۔

"پیشنس برو! میں نے اس کے بارے میں بہت ڈیپ جا کران ویسٹی گیشن کی ہے لیکن اس کے بارے میں کچھ خاص نہیں معلوم ہوا وو کلین ہے۔"

سالار کے کہنے پر اس کے ارادوں پر اوس پر گیی۔

"لیکن "

"کیا لیکن " زاویار نے جلدی سے کہا۔

"اس کی فائل کو ریڈ کرتے ہوے مجھے ایک بات کی بہت حیرت ہوئی کے۔۔۔

PRIME URDU NOVELS

اس کے والدین نے اس کا نام بے فارم پر 6 سال کی عمر میں اندراج کروایا اور اس کا برتھ سرٹیفکیٹ بھی 6 سال کی عمر میں بنا ہے۔"

تو ؟ زاویار نے ن سمجھی سے کہا۔

"مرے بھائی پہلے اس کے والدین سوے ہوے تھے جو بچی کا اندراج چھ سال میں کروایا۔" سالار نے اسے بتایا۔

"سالار یے لوگ شروسے ہی کراچی کے رہنے والے ہیں یا پھر کہیں اور سے ہیں۔" زاویار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ لوگ مری کے ہیں۔" سالار نے کہا۔

سالار کے یہ کہنہ ور زاویار کو لگا اسے اس کے سارے سوالوں کے جواب مل گے ہیں۔

تھنک یو سالار۔" زاویار نے یہ کہ کر فون بند کر دیا۔

زاویار کو 99 فیصد یقین ہو گیا تھا کے جو وو سوچ رہا ہے وو بلکل ٹھیک ہے۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

بس اب باقی کی حقیقت جاننے کے لئے مائزہ کا اس کے قریب رہنا ضروری تحص سو اس لئے اس نے اپنے منیجر سے کہ کر یہ گھر والا ڈرامہ کروایا۔

****

"سر کچھ بنا میرے مسلے کا۔" اگلے دن مائزہ نے پریشانی سے آفس میں بیٹھے زاویار سے پوچھا۔

" آئی ایم سوری مس مائزہ مجھے آپ کو بتانا یاد نہیں رہا کل میں نے آپ کے نیے اور پرانے دونو مالک مکان سے بات کی ہے انھوں نے کوئی امید نہیں دلائی ان کا کہنا ہے کے وو یہ گھر تڑوا کر نیا بنانا چاہتے ہیں اپنی فیملی کے لئے۔ سو اس لئے وو آپ لوگوں کو مزید وہاں رکھنے پر راضی نہیں۔" زاویار نے اسے بتایا۔

"تو سر آپ کو مجھے کل ہی بتا دینا چاہیے تھا تا کے میں کوئی انتظام کرتی۔ آج بھی آپ آفس لیٹ ہے ہیں جس کی وجہ سے آدھا دن نکل چکا ہے۔ او مرے خدا ! اب میں کیا کروں گی۔" مائزہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

PRIME URDU NOVELS

https://primenovels.blogspot.com

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

https://famousurdunovels.blogspot.com

مائزہ نے اپنے اوپر ضبط کرنے کی کوشش کی کے کسی طرح آنسو نکل ہیں کیونکے وو زاویار کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن بے سائبان ہونے کا جھٹکا ایسا تھا کے اس کے آنسو نکل آے۔

"ارے ارے مس مائزہ آپ تو رونے لگیں، دیکھیں ہمت و حوصلہ رکھیں خدا سے امید رکھیں انشاءللہ کچھ ن کچھ ہو جے گا۔" مائزہ کو روتے دیکھ کر زاویار بوکھلا گیا۔

مائزہ کا رونا بدستور جاری تھا۔ زاویار کو سمجھ نہیں آیا کے وو کیا کرے۔

"چلیں آیں مس مائزہ میں آپ کو آپ کے گھر تک چھوڑ دوں۔" زاویار نے مائزہ سے کہا۔

"لیکن سر وہ۔۔۔۔۔۔" مائزہ نے سنمبھل کر کچھ کہنا چاہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں آپ جلدی سے اپنی چیزیں سمیت کر نیچے ہیں تب تک میں گاڑی نکالتا ہوں۔" زاویار نے تھوڑا سختی سے کہا اور نیچے کی جانب چل دیا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

مائزہ بھی اپنی چیزیں ٹھونس ٹھانس کر جلدی jکر لدی سے نیچے کی طرف گئی۔

زاویار اپنی گاڑی لے کر کھڑا ہوا تھا وو فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی۔

زاویار نے فلحال اسے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا وو ال ریڈی بہت ڈسٹرب تھی۔

****

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو مائزہ ہوش میں آئی

"کیا ہوا سر آپ نے گاڑی کیوں روک دی ؟" مائزہ نے جھٹکے سے بوکھلاتے ہوئے پوچھا۔

زاویار پوری طرح سے اس کی غائب دماغی سے محسوس کر رہا تھا۔

"مس مائزہ آپ کا گھر آ گیا ہے۔" زاویار نے اسے گویا مطلع کیا۔

"او سوری سر ! مجھے دھیان نہیں رہا۔" مائزہ اپنی چیزیں سمیٹ سماٹ کر جلدی سے گاڑی سے اتر گئی۔ پھر اس کو کوئی خیال آیا تو سر پر ہاتھ مار کر واپس مڑی ۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"سر آپ پلیز اندر آ جایں اماں ویسے بھی آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔" مائزہ نے گویا اپنی کم عقلی پر افسوس کرتے ہوے کہا۔

"جی ٹھیک ہے ! دراصل میں خود بھی ان سے کچھ بات کرنا چاہتا تھا۔" زاویار یہ کہتا ہوا گاڑی سے اترا ،مائزہ نے اچنبھے سے اس کی طرف دیکھا۔ مگر زاویار اس کی طرف دیکھے بغیر ہی اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم اماں ! " مائزہ نے انھیں جاتے ہی سلام کیا۔

"السلام علیکم آنٹی ! " زاویار نے بھی سلام کیا۔

"ارے واعلیکم سلام ! زاویار بیٹا آیا ہے۔" اماں نے والہانہ پن سے کہا۔

زاویار نے جھک کر سر پر پیار لیا۔

مائزہ اپنے کمرے میں چادر اتارنے چلی گیؑ ، جب وہ منہ ہاتھ دھو کر بھر آیی تو اماں اور زاویار کو سر نہوارے باتیں کرتے دیکھا ان کو نظر انداز کر کے وہ کچن میں آ گیؑ۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

چائے کا وانی چڑھا کر فریزر سے کباب نکالے اور انڈے میں انھیں کوٹ کر کے تلنے لگی۔

اتنی دیر میں میں چائے بن گئی تو اس نے کپوں میں نکل لی، کباب نفاست سے پلیٹ میں نکالے اور دوسری پلیٹوں میں نمکو اور بسکٹ ڈالنے لگی۔

ساری چیزیں طریقے سے ٹرالی پے سجا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

راستے میں یاد آیا تو کیچپ اور املی کی چٹنی فرج سے نکل کر ٹرالی میں رکھ دی۔

اس کے آتے ہی وہ دونو چپ ہو گے مائزہ نے ان دونو کو اچنبھے سے دیکھا۔

زقویار نے آرام سے پلیٹ میں کباب نکالا اس کے اپر کیچپ ڈالی اور چائے کے ساتھ کھانے لگا۔

"مائزہ بیٹا گھر کا کچھ بنا؟" اماں نے اپنی۔ بات کی تمہید باندھی۔

"نہیں اماں۔" مائزہ نے بوجھل پن سے کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"ویسے مس مائزہ میری نظر میں ایک گھر ہے تو اگر آپ کو مناسب لگے تو۔"

زاویار نے کباب کا ٹکڑا کانٹے میں پھنساتے ہوے کہا۔

مائزہ کو لگا اس کے بے جان بدن میں کسی نے نی روح پھونک دی ہے۔

"جی سر آپ بتایئے تو۔" مائزہ نے بیچینی سے کہا۔

"سوچ لیجیے مس مائزہ یہ ن ہو آپ بعد میں انکار کر دیں۔" زاویار نے کباب کی پلیٹ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

مائزہ نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا کے ایسی کونسی جگہ ہے جہاں وہ نہیں جانا چاہے گئ۔ اور سوالیہ نظروں سے زاویار کی طرف دیکھا جسے پوچھا کے ایسی کونسی جگا ہے ؟

"میرا گھر۔" زاویار نے اس کی آنکھوں کا سوال پڑھ کر تحمل سے کہا۔

"لیکن سر آپ کا گھر کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔" مائزہ نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اسے سمجھ نہیں آیی وو کیا کہے۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"پہلے آپ میری بات پوری سن لیں مس مائزہ۔" زاویار نے کہا

"ہمارے گھر کی انیکسی بلکل خالی ہے اور اس کا کوئی حصہ گھر سے مسلک نہیں سوائے ایک ڈور کے جو ہمارے لاؤنج میں کھلتا ہے۔ آپ کو وہاں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہو گی میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں۔ میں آنٹی کو بھی اپنی بات سمجھا چکا ہوں آپ چاہی تو ان سے پوچھ لیں۔ باقی جو آپ کا فیصلہ۔"زاویار نے سب کچھ تحمل سے بتایا۔

"لیکن سر ہم آپ کے گھر کیسے اور آپ کے گھر والے۔۔۔۔۔" مائزہ کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی اس نے اپنی خاموش بوتھ ماں پر نظر ڈالی اور زاویار کو اپنی پریشانی کہ ڈالی۔۔

زاویار کو اب اس کی ہچکچاہٹ کی اصل وجہ سمجھ آیی۔ مائزہ اس کے گھر والوں کے رویے سے ڈر رہی تھی کیونکے وو زاویار کا پروپوزل ریجیکٹ کر چکی تھی اور اب اس کو در تھا کے اس کے گھر والے اس کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے۔

https://primenovels.blogspot.com

"مائزہ آپ کو بلکل بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے اپنی امی سے انٹی کی بات کروائی ہے اور ہم نے انھیں مطمئین بھی کیا ہے آپ چاہے تو ان سے پوچھ لیں۔" زاویار نے یقین دلانے والے انداز میں کہا۔

"سر اگر میری امی مطمئن ہیں اور انہیں کوئی مسلہ نہیں تو مجھے بھی کوئی مسلہ نہیں۔" مائزہ نے سکون سے کہا کیونکے اسے اماں پر مکمل بھروسہ تھا۔

"تو ٹھیک ہے آپ اپنا سامان باندھنا شرو کریں۔ جو بہت ضروری ہے وہ آپ ابھی لے لیں۔ میں آپ کو کچھ دیر میں لے کر چلتا ہوں۔ اور آپ کا باقی کا سامان مرے آدمی کل لے آہیں گے۔ اور کل میں بذات خود آپ کے مالک مکان کو چابی دے دوں گا۔" زاویار نے خود ہی سب ترتیب دے ڈالا۔

مائزہ فقط ہاں میں ہی سر ہلا سکی۔ اور اندر جا کر اماں اور اپنا ضروری سامان باندھنے لگی۔

اور زاویار من ہی من میں اپنی کامیابی پر شاداں ہوا۔ ایک بڑا مشکل مرحلہ اپنے پلان کا اس نے تے کر لیا تھا۔ اور اسے یقین تھا کے اب کامیابی زیادہ دور نہیں۔

*** *

"رشیداں " " رشیداں " ۔سارا فرید نے ملازمہ کو پکارا۔

"جی بی بی سرکار !۔" رشیداں بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئی۔

"ذرا انیکسی صاف کر دو صاحب کے مہمان آرہے ہیں۔" سر فرید نے کہا۔

"جی بیگم سرکار !۔" رشیداں نے کہا۔

"خیریت بھابھی کون آرہا ہے۔" ماریا نوید نے سوال کیا۔

"مائزہ اور اس کی امی۔" سارا بیگم نے تحمل سے کہا۔

"کیا" ماریہ بیگم نے حیرت سے کہا۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

"ہاں ان کے گھر کا کوئی مسلہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے زاویارانھیں یہاں لے کر آ رہا ہے جب تک ان کے گھر کا مسلہ حل نہیں ہو جاتا۔" سارا بیگم نے کہا۔

"بھابھی کیا زاویاراب بھی مائزہ میں سنجیدہ ہے ؟" ماریا بیگم نے پوچھا۔

"ہاں دیکھنے میں تو یہی لگتا ہے۔"

"بھابھی واللہ نہیں کیوں مجھے اس بچی میں اتنی کشش کیوں محسوس ہوتی ہے ، ایسے لگتا ہے جسے بہت پرانی انسیت ہو۔" ماریا بیگم نے اسے تصور میں رکھتے ہوے کہا۔

"ہاں ماریا مجھے بھی اس سے مل کر ایسا لگتا ہے جسے اپنے کسی بچھڑے عزیز سے مل رہی ہوں۔ سارا بیگم نے محبت سے کہا۔

"چلیں اچھی بات ہے گھر میں تھوڑی رونق ہو جے گئ۔ نادیہ بھی ارسل کو لے کر آ جے گئ۔ اور ماہا بھی اپنہ بھائی کی شادی نبٹا کر واپس آ جے گئ۔" ماریا بیگم نے کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

نادیہ علی کی بیوی تھی اور ماہا عمار کی۔

****

"السلام علیکم یوری ون۔" زاویار نے حال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

میکانکی انداز میں سب کی گردنیں مین ڈور کی طرف۔ جہاں گھومیں جہاں زاویار کے ساتھ دو خواتین کھڑی تھیں۔

"واعلیکم سلام۔" سب مائزہ کو دیکھ کر مبہوت ررہ گے تھے نرم و نازک سی مائزہ سب کو بہت بھائی۔

آیئے آپ لوگ بھی آہیں۔" زاویار نے مڑ کر ان دونو کو کہا۔

وو دونو جھجھکتے ہوئے آگے بڑھیں اور سب کو سلام کیا۔ سب نے سلام کا جواب دیا۔

"مین آپ لوگوں کا طرف کروا دیتا ہوں۔ تو پیپل یہ ہیں مائزہ اور ساتھ ان کی والدہ مریم آنٹی۔ اور یہ ہیں میرے گھر والے مائزہ۔" زاویار نے کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

"یہ ہیں مرے ممی ڈیڈی مسٹر اینڈ مسز فرید آفندی۔"

مائزہ نے ہولے سے انھیں سلام کیا۔

"یہ ہیں مسٹر اینڈ مسز نوید آفندی مرے چچا جان اور ساتھ مین ان کی جان۔"

زاویار نے شرارت سے کہا تو سب کھلکھلا اٹھے

اور ماریا بیگم جھینپ گیئ۔

مائزہ نے انھیں بھی ہولے سے سلام کیا تو ماریہ بیگم نے بیساختہ گلے سے لگا لیا

۔ یہ سب کچھ اچانک اور بے ساختہ تھا۔

مائزہ تو حیران رہ گیئ پر جلد ہی اپنی حیرت پر قابو پا لیا۔ ماریا بیگم کو بھی احساس

ہوا تو ذرا پیچھے ہٹ گیں۔

"اور یہ باقی سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" زاویار نے نوجوان پارٹی کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا۔ جو بہت ہی اشتیاق سے مائزہ کو دیکھ رہے تھے۔

"ان کو رہنے دو یہ فضول لوگ ہیں۔" زاویار نے شرارت سے کہا۔ مائزہ کی بے اختیار ہنسی نکل گیی۔

زاویار تو اس کی مدھر ہنسی کی تال جھنکار مین ہی کھو گیا۔ زاویار کو نوجوان پارٹی کا شور ہوش مین لیا۔

"بھائی جان دس از ناٹ فیر۔۔۔۔۔ کیا ؟ہم لوگ فضول لوگ ہیں۔۔۔۔۔۔ آپ سے تو ہم بعد مین پوچھیں گے۔" بیک وقت وو سب بولنے لگ گے۔

" اچھا اچھا ! مرے جنگلی بلوں اور بلیوں مین ان لوگوں کا تعارف کرواتا ہوں

۔"

"ہاں جی تو یہ ہیں مسٹر اینڈ مسز عمار مرے چھوٹے بھائی اور یہ ان کا 3 سال کا بیٹا موحد۔ ان سے چھوٹے ہیں حسن اینڈ مسز حسن۔ اور اس طرف یہ ہیں میرے چچا جان کی اولاد علی اینڈ مسز علی اور ان کی آفت ارسل۔" زاویار نے کاٹ مین لیٹے بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا۔

PRIME URDU NOVELS

اور یہ ہیں شیطان آف دی ہاؤس وائز اور ان کی بیگم سونیا۔" زاویار نے شرارت سے کہا تو وائز نے اسے گھورا۔

مائزہ تو ان سب کا تعارف حاصل کر کے گھبرا گئی سرے نام ذہن مین گڈ مڈ ہو رہے تھے۔

"چلیں ہیں باتیں تو ہوتی رہیں گی کھانا کھا لیتے ہیں۔" ماریا بیگم نے ہی سب کی توجہ دلوائی۔

مائزہ ملازمہ کے ساتھ ہاتھ منہ دھونے کے لئے واشروم تک گیی۔ جب تک وو واپس آیی تو سب کھانے کی میز کے گرد بیٹھ چکے تھے۔

مائزہ کو بلکل زاویار کے سامنے والی کرسی ملی وو جھجکتی ہوئی بیٹھ گیی بسم اللہ پڑھ کر اس نے کھانا شروع کیا۔

"بیٹا آپ الٹے ہاتھ سے کھانا کھا رہی ہو؟ماریا بیگم نے بے چینی سے کہا۔

PRIME URDU NOVELS

https://famousurdunovels.blogspot.com

"جی وو۔۔۔۔ سوری انٹی میری عادت ہے اسلام مین مین ہر کام رائٹ ہینڈ سے کرتی ہوں لیکن کھانا لیفٹ سے کھاتی ہوں۔" مائزہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں بیٹا آپ کھانا کھاؤ۔" ماریا بیگم نے کہا۔

ماریا بیگم نے کہ تو دیا پر انھیں اور گھر والوں کو کسی کی یاد بہت شدت سے آیی۔

سب نے بہت تحمل سے اپنے اوپر قابو کیا۔

"کیا ہوا بھائی کیوں ہوا سے لڑائی کر رہے ہو۔" وائز نے کہا

میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے اگر وو درست ثابت ہوا تو سب لوگوں کے لئے سرپرائز ہو گا۔" زاویار نے مائزہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوے کہا۔

جھک کر لکھنے کی وجہ سے اس کہ لاکٹ جھول کر آگے آ گیا تھا۔

اور زاویار کو یاد آیا اس نے مائزہ کو اسی لاکٹ کی وجہ سے جانے دیا تھا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

کیونکے یہ لاکٹ ان کے خاندان کہ سگنفکنٹ سمبل تھا۔ یہ لاکٹ آفندی خاندان کی بہوؤں اور بیٹیوں کو دیا جاتا تھا۔ خاندان میں شمولیت کے دن۔ وہ ہارٹ کی شیپ کہ لاکٹ تھا جس میں A F لکھا تھا۔

اور یہ صرف آفندی خاندان کی لیڈیز کو دیا جاتا تھا کیونکے اے ایف سے مرد آفندیز تھا۔

*****"***""*******

جاری ہے

PRIME URDU NOVELS

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"تو ہی میری جنونیت"

"میرب فاطمہ"

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"تو ہی میری جنونیت"

از قلم : "میرب فاطمہ"

آخری قسط

مائزہ کی بات پر سب اداس ہو گے ما سوائے زاویار کے ، وو من ہی من مین بہت خوش ہوا اسے اپنا ہدف اور نزدیک لگا۔ اسے باس کچھ اور شواہد چاہیے تھے جن کی بنیاد پر وو اپنی بات ثابت کر سکتا۔ کھانے کے بعد زاویار نے بیچ والا دروازہ کھول دیا اور ان کو انیکسی میں لے گیا۔ گفحور سے کہ کر ان کا سامان پہلے ہی یہاں پہنچا دیا گیا تھا۔ "چلیں آنٹی ہیں میں آپ کو انیکسی دکھا دوں۔"زاویار نے ان دونو کی رہنمائی کی۔ پھر اس نے ان دونو کو پوری انیکسی دکھائی جس میں دو خوبصورت بیڈ رومز تھے ساتھ میں لاؤنج کچن اور آفندی ہاؤس سے مشترکہ لان تھا۔انیکسی دکھانے کے بعد زاویار اپنے کمرے کی طرف چل دیا اور مائزہ

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

تھکن کی وجہ سے لاؤنج میں صوفے پر ہی ڈھیر ہو گئی۔ تھکن کی وجہ سے انگ انگ دکھ رہا تھا ہلنے جلنے کی بھی سکت باقی نہیں رہی تھی۔ صوفے پر آنکھیں موندے وہ پورے دن کا جائزہ لینے لگی۔ وہ سوچنے لگی زاویار نے انہیں کتنی بڑی مصیبت سے بچا لیا تھا۔ اگر آج وہ نہ ہوتا تو پتا نہیں وہ کس کس ڈر کی خاک چھان رہے ہوتے۔ زاویار کو سوچنا مائزہ کو بہت اچھا لگ رہا تھا پتا نہیں کیوں زاویار کے نام پر اس کا دل بے قابو ہو جاتا تھا یوں لگتا جسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔

مائزہ کا دل کب اسیر محبت ہوا اسے پتا ہی نہ چلا۔

اور اگر مزنہ ابھی اسے ایسے زاویار کو سوچتے دیکھ لیتی تو یقیناً اس کا سر ضرور پھاڑ دیتی۔

مزنہ کا خیال آتے ہی اس نے بیگ سے فون نکالا اور اور اس کو اپنی خیریت کا مسیج کر دیا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

اور اٹھ کر اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گئی۔

****

مائزہ نے کسلمندی سے آنکھیں کھولیں تو آنکھیں میں سورج کی تیز روشنی پڑی۔
روشنی کی وجہ سے پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔
اب تک سستی چی ہوئی تھی۔کل کی تھکن ہی ایسی تھی کہ اب تک جسم ٹوٹ رہا تھا۔بے دھیانی میں نظر سامنے گھڑی پر پڑی تو آنکھیں پوری طرح سے کھل گیں۔
صبح کے نو بج رہے تھے۔

"اوی اللہ! نو بج گے ہیں۔اماں نے بھی آفس کے لئے نہیں اٹھایا، آج تو پا کی لیٹ ہوئی۔" جلدی جلدی بستر چھوڑتے ہوے مائزہ بڑبڑائی۔

"اماں۔اماں " مائزہ پوری انیکسی میں اماں کو آوازیں دینے لگی۔

"پتا نہیں کہاں چلی گیں ہیں صبح صبح۔"مائزہ جی بھر کے کوفت زدہ ہوئی۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"بی بی جی آپ کو بیگم سرکار نے بلایا ہے سب کھانے کی میز پر انتظار کر رہے ہیں۔"رشیداں نے بوتل کے جن کیطرح حاضر ہوتے ہوئے کہا۔

مائزہ ایک دم سے بولنے پر گھبرا گیئ۔

"پر وو میری اماں۔۔۔۔"مائزہ نے کچھ کہنا چاہا۔

" جی وو آپ کی اماں بھی سب کے ساتھ ہی ہیں انہوں نے ہی مجھے بلانے بھیجا ہے۔"رشیداں نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔"مائزہ نے کہا اور فریش ہونے چلی گیئ۔

_________**†**†** **†**†

السلام علیکم۔"مائزہ نے سب کو سلام کیا۔

"واعلیکم سلام۔"سب نے کہا

آؤ بیٹھو بیٹا۔"ماریا بیگم نے کہا

https://primenovels.blogspot.com

جی۔"کہ کر وہ بیٹھ گیئ۔

سامنے پڑے ناشتے میں انوا قسم کے کھانا دیکھ کر مائزہ کو سمجھ نہ آیی وہ کیا کھاۓ

۔

"کیا ہوا بیٹا کچھ پسند نہیں آیا ؟" نریا بیگم نے کہا۔

ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھیں کے انہوں نے رشیدان کو آواز دے دی۔

"جی بی بی جی۔"رشیداں فورن آیی۔

"بیٹا بتاؤ کیا کھاؤ گئ رشیداں ابھی بنا دیتی ہے۔"ماریہ بیگم نے مائزہ سے کہا۔

"ارے نہیں نہیں بہن جی اس تکلف کی کوئ ضرورت نہیں۔اتنا کچھ پڑا ہے

مائزہ اسی میں سے کچھ کھا لے گئ۔"اماں نے کہا۔

"جی آنٹی ویسے بھی میں اتنا نہیں کھاتی میں تو صرف ناشتے میں چاۓ پتی ہوں

بس۔"مائزہ نے اماں کی تائید کی۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

"اچھا تو یہ ہے تمہاری فٹنس کہ راز میں تو آج پوچھنے والی تھی کوئی حال مجھے بھی تو بتاؤ۔"ماہا بھابھی نے اپنا تھوڑے سے نکلے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا۔

"بیگم صاحبہ !موٹے قفرد پتلے ہو سکتے ہیں پر آپ جیسے نہیں۔"عمار بھائی نے ان پر چوٹ کرتے ہوے انھیں چھیڑا۔

"ممی۔"ماہا بھابھی نے سارا بیگم کی طرف دیکھ کر منہ بسورا۔

"کیوں میری بیٹی کو تانگ کر رہے ہو عمار بس وو تھوڑی سی زیادہ حیلدی ہے۔

"ہاں بھئی ہمارا کیا ہے ہم کون ہوتے ہیں کچھ کہنے والے۔"عمار نے بے چارگی سے کہا۔

"ایک راز کی بات بتاؤں مائزہ۔"انہوں نے مائزہ سے کہا۔

مائزہ نے اچنبھے سے ان کی طرف دیکھا۔

"عورت صرف تین لوگوں کی بات گھور سے سنتی اور اوس پر عمل کرتی ہے :

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

درزی

فوٹوگرافر

اس کی تعریف کرنے والے لوگ۔

باقی تو وہ اپنے بیچارے غریب میاں کی بھی نہیں سنتی۔"عمار مصنوئی بے چارگی سے بولا۔

اس کی بات پر سب کا قہقہ ابل پڑا۔

ماہا نے جھینپ کر زاویار کے بازو پر مارا۔

سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔

****

گھر کے تمام افراد کی حتی المقدور کوشش کی تھی کے ان کے درمیان موجود اجنبیت کی دیوار گر سکے۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

مائزہ نے تھوڑا وقت لیا تھا اس سب میں ایڈجسٹ ہونے کے لئے۔پھر بھی ان کے اتنے اچھے رویے پر مائزہ ان سے زیادہ دیر دور نہیں رہ سکی۔

اماں کو بھی یہاں کہ ماحول بہت پسند آیا تھا بہت ہی خوش اخلاق لوگ تھے۔

مائزہ نے یہاں رہتے ہوئے ایک چیز بڑی شدت سے محسوس کی تھی کے ان لوگوں میں ایک ان دیکھی خلا ہے شاید ان کی زندگی میں کوئی واقعہ وقو پذیر ہو چکا ہے جس کی وجہ سے ان سب کا کئی دفع ہنسنا بھی کھوکھلا ہوتا ہے۔

ایک چیز تو مائزہ نے بہت ہی شدت سے محسوس کی تھی کے اس گھر نیں جو بیٹی کہ مقام ہے وو بیٹوں کہ بھی نہیں آفندی انکل اور انٹی اپنی بہووں کو بیٹوں سے زیادہ چاہتے ہیں۔

مائزہ کی سب کے ساتھ تقریباً گہری دوستی ہو چکی تھی اس کو ایسا لگتا تھا جسے وو کبھی اجنبی رہے ہی نہ ہوں۔

https://primenovels.blogspot.com

بھابھیاں بہنوں کی طرح چاہتی تھیں تو بھائی بھی سب پیار کرتے تھے لگتا ہی نہ تھا کے وو اس کے کچھ بھی نہیں لگتے۔

فروا بھابھی نے سب سے پہلے دوستی کہ ہاتھ بڑھایا۔جسے مائزہ نے نرمی سے قبول کیا۔کی دافع مائزہ کو مہسوس ہوا فروا بھابھی کہ اٹھنا بیٹھنا ہنسنا باتیں کرنا سب کھوکھلا پن ہے۔وو جے زبردستی سب کچھ کر رہی ہیں۔

اس بات کہ عقد کچھ دن پہلے فروا بھابھی نے ہی کھولا۔

مائزہ کو سن کر بہت افسوس ہوا کے وو ماں نہیں بن سکتیں۔

ان کے مطابق ڈاکٹر نے جو رپورٹس گھر بھجوائی ہیں ان میں لکھا ہے کے وو کبھی یہ خوشی نہیں دیکھ سکتیں۔

سب گھر والوں کو اس بات کہ پتا ہے پر اور سب نے ہی فروا کو خوش رکھنے کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی وو انھیں یہ محسوس ہی نہیں ہونے دیتے۔

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

https://famousurdunovels.blogspot.com

ویسے بھی ارسل اور موحد کو اپنی ان چچی سے بہت پیار ہے موحد ماں سے کام اور فروا سے زیادہ چپکتا ہے۔

****

سب گھر والوں کے اصرار پر بھی مائزہ زاویار کے ساتھ آفس جانے پر راضی نہیں ہوئی۔

اس کہ کہنا تھا وو بس سے چلی جایا کرے گئ۔ویسے bhi ان کی ذات اور ان لوگوں کہ یہ احسان بہت بڑا تھا کے انہوں نے عزت سے رہنے کے لئے چھت دی ہوئی تھی۔وو اور احسان نہیں لے سکتی تھی۔

جس پر سب گھر والوں نے کافی ناراضگی کہ اظہار کیا تھا۔

†*****†*****†**

"اماں میں آفس سے لیٹ ہو رہی ہوں۔اللہ حافظ !" مائزہ نے جلدی جلدی جوس پیتے ہوے کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

"ارے ارے سن تو۔۔۔۔۔۔"ابھی مریم بی بی کچھ اور کہتی وو جلدی سے چلی گیئ۔

مریم بیبی کام نمٹا کر سارا اور ماریا بیگم کے واس آ گیں ان خوب سلام دوا ہو گیئ تھی ان کے ساتھ۔

ابھی انھیں ایک ساتھ بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کے فون کی گھنٹی نے چیخنا شرو کر دیا۔

سارا ببیگم نے فون اٹھایا۔

"السلام علیکم !کون بات کر رہے ہیں۔؟" انہوں نے استفسار کیا۔

آگے سے جانے کیا روح فرسا خبر سنائی گیئ کے ان کے چہرے کہ رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔

ماریہ بیگم اور مریم بی بی پریشانی سے ان کو دیکھنے لگیں۔

سارا بیگم نے کریڈل واپس رکھ دیا۔

"کیا ہوا بھابھی سب خیریت تو ہے نہ۔"ماریا بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔

سارا بیگم جیسے ہوش میں آیں۔

"غفور غفور ! جدیس ی گاڑی نکالو ہمیں ابھی سٹی ہسپتال جانا ہے۔"سارق بیگم نے چیختے ہوے کہا اور اپنے پاؤں میں چپل پھنسانے لگی۔

"کیا ہوا ہے بھابھی کس کہ فون تھا ؟ ہسپتال میں کون ہے۔؟" ماریا بیگم نے روہانسی ہو کر پوچھا۔

"ماریا وو وہ۔۔۔۔۔ما ما مائزہ کہ اکسیڈنٹ ہو گیا ہے زاویار کہ فون آیا تھا وہ ہسپتال میں ہے۔"سارا بیگم نے لڑکھڑاتے ہوئے کہا۔

مریم بیگم کے بدن میں کاٹو تو لہو نہیں کے مصادق حالت تھی۔

"میری بچی !" ایک دم سے ان کے منھ سے اہ نکلی۔

وہ تینوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھیں اور سٹی ہسپتال کی طرف چل دیں۔

****

وہ لوگ جسے ہی ہسپتال پوھنچیں تو زاویار اور باقی سب وہاں موجود تھے۔

"بیٹا میری بیٹی کسی ہے میری مائزہ کیسی ہے۔" اماں نے زاویار سے پوچھا۔

زاویار نے کوئی جواب نہ دیا۔اسی وقت ڈاکٹرز او ٹی سے باہر اے۔

"ڈاکٹر کیسی ہیں مائزہ۔"

"سر اس وقت ہم کچھ نہیں کہ سکتے روڈ پے گرنے کی وجہ سے ان کے سر پر گہری چوٹ آئی ہے اگلے 2 گھنٹے ان کی زندگی کے لئے نہایت اہم ہے۔"وہ کہ کر ڈاکٹر چلتے بنے۔

سب پر گویا قیامت ٹوٹ پڑی ہو وہ سب تو اسے اپنا سمجھ بیٹھے تھے۔

مریم بی بی کو اپنی ہوش نہیں تھی۔اور آفندی خاندان والوں کے دل تو ننھی چڑیا کے طرح سہا ہوا ہے۔

ان سب کو لگا ایک اور زوہا ان سے بچھڑ کر جا رہی ہو۔

سب مائزہ کے لئے دعا کر رہے تھے

https://famousurdunovels.blogspot.com

کار آخر دو گھنٹے کہ جانکسل وقت گزرا تو ڈاکٹر نے مائزہ کے ہوش میں انے کی اطلاع دی۔

صرف خون زیادہ بہنے کی وجہ سے اسے ہوش میں آنے میں اتنا وقت لگا۔

ڈاکٹر کے مطابق اس کے سر میں کبھی کبھار درد اٹھ سکتا ہے لیکن وہ بس تھوڑی دیر کے لئے ہو گا۔وہ نارمل ہے۔

سب نے شکرانے کے نفل ادا کیے۔

****

"اماں۔"مائزہ نے اماں کو دیکھتے ہی کہا۔

"میری بچی۔"اماں نے جلدی سے آکر مائزہ کہ ہاتھ پکڑا۔

سب لوگ اس کے ارد گرد تھے

اس کی رنگت خون زیادہ بہنے کی وجہ سے زرد ہو گیٔ تھی۔

https://primenovels.blogspot.com

"اماں بس وہ میں آفس کے سامنے روڈ کراس کار رہی تھی تو نہ جانے کہاں سے گاڑی آ گیئ تھی۔

"مائزہ جب ہم نے لوگوں نے کہا تھا کے مرے ساتھ آفس آیا جایا کریں تو کیا وہ میں نے فارسی میں کہا تھا۔"زاویار نے درشتی سے کہا۔

"زاویار بیٹا آرام سے " سارا بیگم نے ٹوکا۔

ممی یہ بی تو۔۔۔۔"

"زاویار ! " نوید آفندی نے کہا

ایک ہفتہ سب گھر والے اتے رہے اور پھر مائزہ کو ایک ہفتے بعد ڈس چارج کار دیا گیا۔

✝*✝*****✝

جب ما ہا بھابھی مائزہ کو لے کار گھر میں داخل ہوئیں تو زاویار نے ان سے کہا۔

"بھابھی آپ مائزہ کو گھر میں لے کر چلیں۔"

https://famousurdunovels.blogspot.com

"لیکن۔۔۔۔" اماں اور مائزہ نے کچھ کہنا چاہا تو زاویار نے مانا کار دیا۔

" نہیں آنٹی اب آپ لوگ وہاں اکیلے نہیں رہیں گے۔اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت پر گیئ تو آپ کیا کریں گے۔"زاویار نے کہا۔

پھر بغیر کوئی تعطل کیے وو انھیں نیچے والے کمرے میں لے گیا۔

" چلیں آپ لوگ یہاں بیٹھیں۔رشیداں ابھی سوپ لے کار آتی ہے۔"زاویار نے کہا۔

اور رشیدن تھوڑی دیر بعد سوپ لے کار آ گیئ۔

"امی میں نے نہیں پینا یہ چکن سوپ۔"مائزہ نے منھ بسورتے ہوے کہا۔

"بیٹا تمہاری صحت کے لئے ضروری ہے۔"اماں نے اسے پچکارا۔انھیں معلوم تھا کے اسے سوپ سخت ناپسند ہے۔

"کیوں نہیں پی رہیں ہیں آپ ؟" زاویار جو کب سے من بیٹی کے مزاکرات دیکھ رہا تھا جھنجلا کر بیچ میں بولا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"لو رشیداں باول ادھر۔میں دیکھتا ہوں کیسے نہیں کھاتیں۔"زاویار نے باول پکڑا اور مائزہ کو کھلانے لگا۔

مائزہ نے بمشکل سوپ پیا اس کے چہرے کے زاویے اس زبردستی پر بگڑے ہوئے تھے۔زاویار اماں اور ماہا بھابھی نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

"اچھا آنٹی اپنا خیال رکھیے گا میں چلتا ہوں۔"زاویار یہ کہ کار چلا گیا۔

****

مائزہ کو تقریباً آدھ مہینے سے زیادہ ہو گیا تھا گھر پر رہتے ہوے۔اب تو مائزہ بھی اکتا چکی تھی گھر رہتے ہوئے لیکن ڈاکٹرز کی ہدایت کے مطابق اسے تقریباً پورے مہینے کا ریسٹ کرنا تھا۔

زاویار نے اس کی چھٹی کی درخواست خود ہی منظور کروا لی تھی۔گو کے ایسا ضروری نہیں تھا لیکن آفس کے قوانین کی پاسداری بھی ضروری تھی۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

آج مائزہ کمرے سے اکتا کار باہر نکلی تھی لاؤنج میں ہی سامنے ماریا بیگم تخت ٹائپ صوفے پر بیٹھیں تھیں اور رشیداں کے ہاتھوں تیل لگوانے کی تیاری کر رہیں تھیں۔

مائزہ ان کے پس چلی گئ اور چپکے سے رشیداں کو وہاں سے جانے کے لئے کہ دیا۔

اور نرم ہاتھوں سے ماریا بیگم کے سر کی مالش کرنے لگی۔

"ارے واہ رشیداں ! آج تو تمھارے ہاتھ میں بڑی ملائمت ہے سکوں آ گیا۔"

ماریہ بیگم نے سکون سے آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔

"ہے نہ میں اپنے بابا کی بھی ایسے ہی سر میں تیل ڈال کر مالش کیا کرتی تھی وو ہمیشہ کہتے تھے میری بیٹی کے ہاتھوں میں بہت سکون ہے۔"مائزہ نے اپنے کچھ خوشگوار لمحے یاد کرتے ہوے کہا۔

ماریہ بیگم نے مائزہ کہ ہاتھ پکڑ کر آگے کیا۔

https://primenovels.blogspot.com

" بیٹا تم کیوں اٹھ کر آ گیئ تم ابھی آرام کرتی تمہارا سر کہ زخم ابھی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا۔"انہوں نے فکرمندی سے کہا۔

"نہیں آنٹی اب تو میں بلکل ٹھیک ہوں۔ویسے بھی میں کمرے میں رہ رہ کر اکتا گیئ تھی۔"مائزہ نے منہ بسورتے ہوے کہا۔

دور کھڑے زاویار کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گیئ۔

اسے ضروری کام سے جانا تھا اس لئے سر جھٹک کر دروازہ پار کر گیا۔

"آنٹی میں فروا بھابھی سے مل کر آتی ہوں کفن دن ہوئے وو مجھ سے ملنے نہیں آیں۔"مائزہ نے اٹھتے ہوے کہا۔

"بیٹا اس سے ملنے جانا تو اسے سمجھنا ضرور۔"ماریہ بیگم نے مائزہ سے کہا۔

مائزہ نے نہ سمجھی سے انھیں دیکھا اور اوپر کی طرف بڑھ گیئ۔۔۔

اور ماریا بیگم پھر سے فروا کو سوچنے لگیں۔

****

https://famousurdunovels.blogspot.com

"ٹھک ، ٹھک " مائزہ نے فروا کے کمرے کہ دروازہ بجایا۔

"آ جایں۔"اندر سے فروا بھابھی کی آواز آئی۔

مائزہ اندر گیئ تو فروا بھابھی بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئیں

"ارے مائزہ تم آو نہ کھڑی کیوں ہو ؟" فروا بھابھی uنے سے بیٹھتے ہوے پوچھا

۔

"مائزہ نے دیکھا تو ان کی حالت دگر گوں تھی الجھے بال متورم آنکھیں اور سرخ ناک گالوں پر ابھی بھی آنسوؤں کے مٹے مٹے سے نشانات موجود تھے۔

"بھابھی یہ سب۔۔۔۔"مائزہ نے ان کی حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا

۔

فروا کو تو کوئی غم گسار مل گیا اتنے دنوں سے سب کی ناراضگی سہ سہ کر وو آدھ موئی ہوئی جا رہی تھیں۔مائزہ کے پکارنے پر اس کے سامنے بکھر کر رہ گیئ۔

https://primenovels.blogspot.com

فروا جو مائزہ کے گلے لگ کر دھواں ڈر رونے شرو ہوئی تو مائزہ کے تو ہاتھ پاؤں پھول گے۔

"بھابھی باتیں تو سہی ہوا کیا ہے۔ آپ اس طرح رو کر مجھے پریشان کر رہیں ہیں۔" مائزہ نے بے چینی سے کہا۔

پھر فروا نے کچھ دیر توقف کے بعد اسے بتانا شرو کیا۔

مائزہ جس دن مجھے ڈاکٹرز کی رپورٹس گھر پر ملیں اس دن میں ٹوٹ کر رہ گیئ۔

حسن اور میں ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں لیکن جب مجھے یہ پتا چلا کے میں حسن زندگی کی سب سے بڑی خوشی پوری نہیں کر سکتی اس دادن میں اندر سے ٹوٹ گیئ تھی بکھر گیئ تھی۔

لیکن حسن اور گھرwaloن نے مجھے کبھی بھی اس بات کہ احساس تک نہیں ہونے دیا کے میں ماں نہیں بن سکتی۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

ارسال اور موحد مجھے اپنے بچوں کی طرح پیارے تھے میرا غم ختم تو نہیں لیکن کام ضرور ہو گیا تھا۔

جب میں اور حسن کچھ دن پہلے آؤٹنگ پر گے تو میں ی کڈز کارنر پر حسن کو حسرت سے رکتے ہوئے دیکھا۔ حسن کو ایسے رکتے دیکھ کر مجھے لگا جسے کسی نے میرا دل مٹھی میں لے لیا ہو۔ حسن جلد ہی سر جھٹک کر آگے چل پڑے لیکن میں اس لمحے کے اثر سے نہ نکل سکی۔

ہم لوگ فوڈ کارنر میں بیٹھے ہی تھے کے وہاں پر سیما آگیئ۔"بھابھی سانس لینے کو رکی۔

"سیما حسن کی یونی فیلو تھی جو کے حسن کو بہت چاہتی تھی لیکن حسن نے کبھی اس پر توجہ نہیں دی۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

اور اس بات کہ مجھ سے بڑھ کر گواہ کوئی نہیں۔ سیما بہت ہی خوبصورت لڑکی تھی اس نے تو حسن کے انکار پر خودکشی کی بھی کوشش کی تھی لیکن حسن کو کوئی فرق نہ پڑا۔

اب جب کے میں جانتی ہوں میں حسن کو کوئی خوشی نہیں دے سکتی تو میں نے حسن سے بات کی کے وو سیما سے دوسری شادی کر لیں۔ میں اسی گھر میں ان کے نام کے ساتھ زندہ رہ لوں گئی۔ لیکن حسن اور باقی گھر والے آگ بگولہ ہو گے اور آج تین دن ہو گے ہیں کوئی مجھ سے سیدھی طرح بات نہیں کر رہا حسن الگ ناراض ہیں تو باقی سرے گھر والے الگ۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں۔ میں تو باس حسن کو اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی دینا چاہتی ہوں۔" یہ کہ کر فروا بھابھی رونے لگیں۔

" مائزہ کی تو آنکھیں حیرت سے پھٹنے لگیں کے کسی بے غرض محبت ہے بھابھی اور بھائی کی ایک کی خوشی کی خاطر دوسرا اپنے آپ کو قربان کر رہا ہے۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

مائزہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے وہ بس چپ بیٹھی رہی ایسے ہی بوجھل سے دو تین اور آگے۔ سرکے۔

**************††

سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے فروا بھابھی بھی سب کے درمیان موجود تھیں لیکن حسن بھائی اور ان کے بیچ کی لاتعلقی سب کو دکھائی دے رہی تھی جیسے ہی فروا بھابھی چائے لے کر حسن بھائی کے ساتھ بیٹھنے لگیں وہ اٹھ کر باہر جانے لگے۔

"آپ کب تک ایسے بھاگتے رہیں گے حسن۔" فروا بھابھی نے سب کے سامنے اس قصے کو پاک کرنے کی ٹھانی۔

"بھاگ میں رہا ہوں یا تم بھاگ رہی ہو سچ سے۔" حسن بھائی نے درشتی سے کہا

۔

https://primenovels.blogspot.com

"نہیں میں سچ سے نہیں بھگ رہی اسی لئے تو کہ رہی ہوں کر لیں آپ دوسری شادی مجھے پتا ہے میں آپ کو یہ خوشی کبھی نہیں دے سکتی۔" فروا بھابھی نے روھانسے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں کروں میں مجھے کو ضرورت نہیں دوسری شادی کی۔جب مجھے فرق نہیں پڑتا تو تمہیں بھی نہیں پڑنا چاہیے۔" حسن بھائی نے زور دیتے ہوئے کہا۔

تمام گھر والوں کو جسے سانپ سونگھ گیا۔کسی نے مداخلت کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔شاید وو سب ببھی یہی چاہتے تھے کے وو اپنا مسلہ سلجھا لیں۔

"آپ کو فرق پڑنا چاہیے آپ کی ذات میں ایک ادھورا پن رہ جے گا۔" فروا بھابھی نے ضدی لہجے میں کہا۔

"تمہیں کس نے کہا میری ذات میں کوئی ادھورا پن رہ جے گا۔" حسن بھائی نے غصے سے کہا۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

"ابھی نہیں کچھ عرصے بعد جب آپ کو محسوس ہو گا کے آپ کہ بھی کوئی وارث ہونا چاہیے کوئی آپ کہ بڑھاپے کہ سہارا ہونا چاہیے جسے دیکھ کر آپ فخر کریں تب آپ کو اپنی ذات میں خلا کہ احساس ہو گا۔

سیما اچھی لڑکی ہے وہ آپ کو آپ کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی دے دے گئی۔

"اور تم ؟" حسن بھائی نے تحمل سے سوال کیا۔

" میں !" بہابھی استہزیہ ہنسی۔

"میں اسی گھر کے کسی کونے میں رہ لوں گئی بس مجھے آپ کہ نام چاہیے اور کچھ نہیں۔سیما بہت اچھی۔۔۔۔۔۔"بھابھی جسی کرب سے کہ رہیں تھیں ان کی ہمت ہواب دے رہی تھی کی دن سے ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ان کی بات کو حسن بھائی نے کٹ کیا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"جس اچھی کر کے کے تم راگ الاپ رہی ہو اس اچھی لڑکی کہ شادی کرنے کہ یہی مطالبہ ہے کے میں پہلے تمہیں طلاق دوں۔" حسن بھائی نے غصے میں بولا۔

فروا کی تو ٹانگوں سے جان نکل گیئ۔ وہی کیا سب بے یقینی سے حسن کو دیکھنے لگے۔

فروا بھابھی کو لگا کوئی ان کے جسم سے قطرہ قطرہ کر کے جان کھینچ رہا ہے۔

اور بس وہیں پر ان ہمت اور ٹانگیں دونو جواب دیں گیئ۔

وہ لہرا کر نیچے گریں۔

"بھابھی۔۔فروا" کی آوازیں یک دم بلند ہوئیں۔

حسن جلدی سے ڈاکٹر کو بلاواؤ۔ کسی نے حسن بھائی سے کہا۔

حسن بھی کو تو سمجھ ہی نہ آیی وہ کیا کریں انہوں نے جو کچھ بولا فروا کی بھلائی کے لئے بولا تا کے اسے سمجھ آ جائے کے یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں ہے۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

اب وو خود کو کوس رہے تھے۔ جلدی سے فروا کو بیڈ روم میں لا کر بیڈ ور ڈالا

۔اور ڈاکٹر کو لینے نکل گے۔

****

کافی دیر گزر گیئ تھی ڈاکٹر کو فروا کے کمرے میں گئے ہوئے۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر سعدیہ باہر آیں تو انہوں نے کڑے تیوروں سے سب کو

گھورا۔

"اگر آپ بچی کی دیکھ بحال نہیں کر سکتے تو انہیں ان کی ماں کے گھر بھیج دیں

کام از کام وو سہی سے دیکھ بھال تو کریں گئ ان کی۔"ڈاکٹر سعدیہ نے اپنے

موٹے چشمے سے جھانکتی گھورتی نگاہوں سے بولا۔

کسی کے کچھ پلے نہ پڑا۔

"ڈاکٹر صاحبہ آپ ہمیں بتا سکتی ہیں کے فروا کو کیا ہوا ہے۔"حسن بھائی نے

بیچینی سے پوچھا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"کمال ہے دو مہینے پہلے ہی تو ان کی رپورٹ بھجوائی تھی میں نے۔"

"یہ اسی رپورٹ کہ تو کمال ہے۔"

مسز آفندی میں آپ کو یاد دہانی کرواتی چلوں کے آپ کی بہو ٹو مونتھز پرگنینٹ

ہیں۔

اور یہ بات شاید دو پہلے میں رپورٹ میں بھجوا چکی ہوں۔"ڈاکٹر سعدیہ نے طنزیہ

کہا۔

سب کو جسے سکتا ہو گیا ہو۔

"یہ آپ کیا کہ رہیں ہیں ڈاکٹر صاحبہ ! یہ کیسے ممکن ہے دو مہینے پہلے جو آپ

نے رپورٹ بھجوائی تھی اس کے مطابق تو فروا کبھی ماں نہیں بن سکتی تھی

۔"حسن نے ان سے سوال کیا۔

اس کے احساسات عجیب ہو رہے تھے۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"کمال ہے میں نے خود رپورٹ تیار کر کے دی تھی۔لا ئیں دکھائیں وو رپورٹ۔"

ڈاکٹر سعدیہ نے کہا۔

حسن جلدی سے رپورٹ لے آیا۔

"اہ لگتا ہے رپورٹ ایکسچینج ہو گیٔ۔"

بھر حال آپ کو اب ان کہ بہت زیادہ خیال رکھنا ہے ان کو زیادہ سے زیادہ خوش رکھنے کی کوشش کریں۔

اب میں چلتی ہوں۔"ڈاکٹر سعدیہ یہ کہ کر جانے لگیں پھر وو ایک دم رکیں۔

"ای ایم سوری فور دا مسٹیک مسٹر حسن۔

آپ لوگوں کے لئے ایک اور خوش خبری ہے کے آپ کے بچے ٹونز ہیں۔"

ڈاکٹر سعدیہ یہ کہ کر چلتی بنی۔

حسن اور گھر والوں کے احساسات عجیب ہو رہے تھے ایک ساتھ اتنی بڑی دو دو خوش خبریاں۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

حسن جلدی سے کمرے کی جانب بڑھا جہاں وہ دشمن جاں آنکھیں موندے لیتی ہوئی تھی۔

سب گھر والوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے تھوڑی دیر بعد فروا کو ہوش آیا تو سب کو اپنے نزدیک دیکھ کر اٹھنے لگی تو حسن نے اسے لیتے رہنے کہ کہا۔

"دیورانی جی بہت بہت مبارک ہو ہمارے کانوں نے سنا ہے ارسال اور موحد کے ننھے بھائی آ رہیں ہیں۔"ما ہا بھابھی نے اسے چھیڑا۔

فروا نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔

" حسن بھائی آپ خود ہی بتا دیں اپنی مسز کو۔"سونیا بھابھی نے کھا۔

"فروا ہم ماں باپ بنے والے ہیں۔"حسن نے مسرت سے کہا۔

فروا تو گنگ رہ گیئ۔

" لیکن حسن وہ رپورٹ۔۔۔۔"فروا بھابھی نے کہنا چاہا۔

"وہ غلط تھی کسی اور کی تھی۔"حسن بھائی نے کہا

https://primenovels.blogspot.com

فروا بھابھی شدت جذبات سے ان کے کندھے پر ہی سر رکھ کر رونا شرو ہو گیں۔

سب ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر چلے گے۔

"ویسے فروا کیا میں اب بھی سیما سے شادی کر سکتا ہوں۔"حسن بھی نے شرارت سے پوچھا۔

"جاں سے مار دوں گئ اگر ایسا سوچ بھی تو۔"فروا بھابھی نے بڑے مان سے دھمکی دی

پھر دونو کھکھلانے لگے اور سب نے سجدہ ی شکر بجالایا۔

****

زاویار جو اتنی پریشانیوں میں گھرا ہوا تھا اب جب وہ ختم ہوئی تو اسے پھر سے مائزہ کہ خیال آیا۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

"بس اب اس سرے ڈرامے کہ ڈراپ سکنے ہو ہی جانا چاہیے ویسے بھی کل مائزہ کی برتھ ڈے تھی اسے اس سے بہترین موقع نہیں مل سکتا تھا۔

صبح کہ سورج چڑھا تو مائزہ نے آنکھیں کھولیں اماں اس کے بلکل نزدیک ہی بیٹھیں تھیں اور اس پر آیات کی تلاوت کر رہیں تھیں اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر اماں بولیں۔

"سالگرہ مبارک ہو گڑیا۔"اور ایک سوٹ اماں نے اس کی طرف بڑھایا۔

"تھنک یو اماں ! آئی لو یو سو مچ۔"مائزہ نے ان کے گلے لگتے ہوے کہا۔

مائزہ بہت خوش خوش لاؤنج میں آئی تو اسے محسوس ہوا آج گھر کی فضا بوجھل سی ہے۔ہر کوئی افسردہ نظر آ رہا ہے۔مائزہ کو حیرت ہوئی۔

وہ کچن میں آ گئی جہاں بھابھیاں کام کر رہیں تھیں۔

"کیا ہوا بھابھی آج کوئی خاص دن ہے۔"مائزہ نے سونیا بھابھی سے پوچھا۔

"ہاں آج میری اکلوتی نند کی سالگرہ ہے۔"انہوں نے افسردگی سے بتایا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"نند ؟ لیکن بھابھی میں نے تو آج تک کسی کو یہاں نہیں دیکھا۔کیا وہ شادی شدہ ہیں۔؟" مائزہ نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں جب یو چھے سال کی تھی تو ایک خاندانی دشمنی میں اس کی ڈیتھ ہو گیئ ۔"بھابھی نے افسردگی سے بتایا۔

"اوہ " مائزہ کو حقیقتاً افسوس ہوا۔

"آپ لوگوں نے کبھی ان کو دیکھا ہے ؟ ایئ مین تصویروں میں۔"مائزہ نے ان سے پوچھا۔

"نہیں لیکن زاویار بھائی آج کہ رہے تھے کے ان کی تصویریں دکھایں گے سب کو۔"بھابھی نے اشتیاق سے بولا۔

اچھا۔"مائزہ بھی ناشتہ کر کے روم کی طرف چل دی۔

آج اس کو اپنا دل بوجھل بوجھل لگ رہا تھا۔"شاید زاویار سر کی بہن کہ سن کر ایسا فیل ہو رہا ہے۔"مائزہ نے خود کو تسلی دی۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

اس کہ اتنا دل بوجھل ہوا تھا کے اس نے کسی کو نہیں بتایا آج اس کی سالگرہ ہے۔

****

"یہاں چھپی بیٹھی ہے یہ۔"اس کے کانوں میں فروا بھابھی کی آواز آیٔ۔

"گھنی بتایا کیوں نہیں آج تمہاری سالگرہ ہے۔ ہمیں تو ابھی آنٹی نے بتایا ہے۔" سونیا بھابھی نے دھمو کہ جڑا۔

"بھابھی وو آج آپ کی نند کی بھی تو برتھڈے تھی۔"مائزہ نے انھیں سمجھانا چاہا ۔

او ہاں یاد آیا زاویار بھائی پروجیکٹر لگا رہے ہیں آج وو ہمیں اپنے بچپن کی تصویریں دکھایں گے ان میں زوہا بھی ہے۔"ما ہا بھابھی نے کہا۔

پھر وو ان کے ساتھ اٹھ کر باہر لاؤنج میں آ گی جہاں سب بیٹھے تھے۔

پروجیکٹر آن ہوا اور تصویریں چلنے لگیں۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

" چلو بھئی پہچانو اپنے اپنے شوہر۔"زاویار نے لاؤنج میں بیٹھی اپنی بہنو سے کہا۔

" یہ جو بال اٹھا کر مار رہے ہیں یہ تو پکا وائز ہیں۔"سونیا نے یقین سے کہاہا۔

"ایسی حرکتیں صرف یہ ہی کر سکتے ہیں۔"سونیا کی بات پر سب کہ قہقہ چھوٹا اور

وائز خفیف سا ہو گیا۔

ایسے ہی ہنسی مذاک کرتے کچھ تصویریں سر کی۔

آگے ایک تصویر آیي جو کے ایک بہت ہی پیاری بچی کی تھی۔

" یہ کون ہے ؟ " مائزہ نے بے اختیار پوچھا

" یہ زوہا ہے"۔ہم سب کی جاں فضا میں سنجیدگی کہ عنصر غالب ابنے لگا۔

مزید کچھ تصویریں سر کی اور اگلی تصویر دیکھ کر مائزہ اور اماں کہ سانس بیند

ہونے لگا۔

"یہ یہ کون۔۔"مائزہ سے اپنی بات مکمل نہ ہوئی۔

یہ ہماری زوہا۔"ہے زاویار کہا

https://primenovels.blogspot.com

مائزہ کہ سانس روکنے لگی۔

"یہ یہ کیا مذاک ہے آپ کو جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی۔"مائزہ نے غصے سے کہا۔

سب حیران ہو کر مائزہ کو دیکھنے لگے۔

مائزہ نے اماں کی جانب دیکھا تو تو ان کہ چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔

"کیا ہوا ہے بیٹا ایسے کیوں بول رہی ہو ؟ " ماریہ بیگم نے حیران ہو کر کہا۔

" آپ لوگ جھوٹ کیوں بول رہے ہیں کے یہ زوہا ہے۔"? مائزہ نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوے بولا۔

" ہم سب لوگ جھوٹ نہیں بول رہے یہ زوہا ہی ہے۔"

"نہیں آپ سب جھوٹ بول رہے ہیں میں نہیں مانتی۔"مائزہ زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی۔

"کیوں نہیں ہو سکتی یہ زویا۔"وائز نے کچھ سوچتے ہوے اس سے پوچھا۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

"کیونکے یہ میں ہوں یہ میری تصویر ہے۔"کوئی دھمکا ہوا تھا یا آسمان ٹوٹ تھا آفندی ہاؤس پر۔ ہر کوئی سکتے کے عالم ں میں تھا۔

مائزہ جلدی سے اندر بھاگی اور ایک تصویروں کہ البم لے آیی۔

" یہ دیکھیں یہ میں بابا اور اماں ہیں اس نے وو تصویریں سب کو دکھایں۔"

ہر کوئی حیران و پریشان تھا۔

"یہ یہ میری بیٹی زوہا ہے۔"ماریا بیگم نے کپکپاتے لہجے میں کہا۔

نوید صاحب یہ دیکھیں یہ ہماری زوہا ہے۔"بیگم ماریہ نے اس کی تصویریں نوید آفندی کو دکھایں۔

"ہاں ماریا ہمارا صبر پھل لیا ہے۔ ہماری بیٹی زوہا زندہ ہے۔"نوید صاحب نے روتے ہوے کہا۔

"اماں میں آپ کی بیٹی ہوں نہ بولیں نہ اماں۔"مائزہ اماں کے سامنے بیٹھی رونے لگی۔

https://primenovels.blogspot.com

" یہ سچ کہ رہے ہیں بیٹا تم میری اولاد نہیں ہو۔ہم دونو میاں بیوی کی کوئی اولاد نہیں تھی ہمیں تو تم مری میں ملی تھی۔"مریم بی بی نے سفاک حقیقت سے پردہ اٹھایا۔

"نہیں !" مائزہ ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہٹی۔

مائزہ کے سر میں درد کی ٹیس اٹھی اور وہ اسے برداشت نہ کر سکی۔

مائزہ۔۔۔زوہا بیک وقت کی آوازیں اٹھی۔

وہ گرتی اس سے پہلے زاویار نے اسے تھام لیا۔

****

مائزہ کو جب ہوش آیا تو سب اس کے ارد گرد موجود تھے ایک ڈاکٹر نے اسے انجکشن لگایا اور بو کا یہ اب ٹھیک ہیں باس تھوڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

" تھنکس ڈاکٹر۔"زاویار نے کہا۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

"زوہا تم ٹھیک ہو۔۔۔مائزہ میری بچی کسی ہے تو۔"ماریا اور مریم بیگم بیک وقت بولیں۔

"میں ٹھیک ہوں " اس نے بدقت کہا۔

"میری بیٹی ! ماریا بیگم نے اسے لپٹا لیا۔مائزہ کو سمجھ نہیں آیا وو کیا کرے۔

****

وقت بیتا گیا گیا مائزہ کہ رویہ سب کے ساتھ پہلے جیسا ہو گیا۔اسے وقت لگا تھا اس سب میں ایڈجسٹ ہونے کے لئے۔

جب شرو شرو میں وو یہ سب قبول نہیں کر پا رہی تھی تو فروا بھابھی اس کہ کمرے میں آیں تھیں۔

"مائزہ ! کسی ہو ؟

"ٹھیک ہوں بھابھی۔"اس نے یاسیت سے کہا۔

"مائزہ کیا مسلہ ہے تم اب ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہنستی بولتی کیوں نہیں ہو ؟

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"بھابھی میں ایڈجسٹ نہیں کر پا رہی پہلے میں آپ لوگوں کے ساتھ از ا فرنڈ ایڈجسٹ کر رہی تھی اب از ا فملی مجھے مشکل ہو رہی ہے۔

"کیوں مائزہ کیا بات ہے تمہیں کیا چیز سمجھ نہیں آ رہی ؟"

"پتا نہیں بھابھی " اس نے بیزاری سے کہا۔

"دیکھو مائزہ اگر مریم آنٹی نے تمہیں پا لا ہے تو آفندی خاندان نے کتنے سال تمہارا انتظار کیا ہے پل پل تمہاری محبت میں سب مرے ہیں کیا تمہیں ان کہ کوئی خیال نہیں۔"بھابھی نے سنجیدگی سے کہا

" نہیں بھابھی ایسا تو نہیں۔"وو شرمندہ ہو گئی۔

"تو پھر سب کے ساتھ اٹھا بیٹھا کرو ہنسا کرو۔۔۔"بھابھی نے کہا اور چل دیں اس کے بعد سے مائزہ کہ رویہ سب کے ساتھ ٹھیک ہو گیا۔

* *

"کسی ہو ڈول ؟ " زاویار نے شرارت سے کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

"بخدا قسم اگر آپ نے یہ فضول لفظ دوبارہ بولا تو میں آپ کو جاں سے مار دوں گئی۔"مائزہ نے دانت پستے ہوئے ہانڈی کی ڈوئی والا ہاتھ نچایا۔

"میں نے کون سا فضول لفظ بولا ہے باس ڈول ہی تو کہا ہے۔""زاویار نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"ممی ممی " مائزہ زور سے چیخی۔

"کیا ہوا ؟" اس کی تینو مایں ایک ساتھ داخل ہوئیں۔

" مما یہ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔"مائزہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"کیا کیا ہے زاویار ؟" سارا بیگم نے غصے سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ممی میں تو بس اس کو ڈول کہ رہا تھا۔"زاویار نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑے۔

"آہن۔۔۔ممی انہوں نے پھر بولا۔"مائزہ نے روہانسی ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ کی بچپنا ہے مائزہ۔"اماں نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"اماں دیکھیں نہ وو کتنا تانگ کر رہے ہیں۔"مائزہ نے رندھی ہوئی آواز میں کہا

۔

"فضول نہ بولو " اماں نے ڈپٹا

"کسی کو میری فکر ھی نہیں ہے۔"مائزہ منھ بسور کر وہاں۔سے چلی گیئ۔

"ممی جلد سے جلد اس کی فکر کرنے والے کہ انتظام کریں۔شادی کر دیں اس

کی۔"زاویار جاں بوجھ کر اونچی آواز میں بولا۔

"مائزہ نے سنا تو اس کو پتنگے لگ گے پیر پٹخ پٹخ کر وو کمرے میں گیئ اور زور سے

دروازہ بند کر دیا۔

ادھر اماں زاویار سارا اور ماریہ بیگم کی ہنسی چھوٹ گیئ۔

"نہ تانگ کیا کرو میری بیٹی کو تم لوگ۔سارا بیگم نے ناراضگی سے کہا۔

****

"کیوں بھائی اب کہ کیا سین ہے " وائز نے زاویار سے پوچھا۔

سب بارے چھوٹے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا مطلب ؟" زاویار نہ سمجھی سے بولا۔

"ممی آپ کو نہیں لگتا آپ کہ بیٹا بوڑھا ہوتا جارہا ہے اور اس کی شادی کی عمر نکل رہی ہے ؟ " وائز نے سارا بیگم سے پوچھا۔

"مجھے تو رہنے دو مری کب مانتا ہے خود ہی پوچھ لو اس سے۔"انہوں نے خفگی سے کہا۔

"ارے ممی آپ کی خواہش دل و جاں سے منظور ہے آپ حکم تو کریں۔"زاویار مائزہ کو دیکھ کر شوخی سے کہا۔

مائزہ اس کہ دیکھنے پر پزل سی ہوگئی۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں زاویار بھائی اور مائزہ کی شادی ایک ساتھ کریں گے۔ویسے بھی مسز رحیم کو مائزہ بڑی پسند آئی ہے۔"سونیا بھابھی نے تانگ کرتے ہوئے بولا۔

زاویار اور مائزہ دونو کہ رنگ فق ہوا۔

"ہاں ہاں یار بھائی کی شادی پر کتنا مزہ اے گا مجھے تو مایا بہت ہی وسند ہے

بھابھی کے روپ میں۔میں تو گھوڑی کے آگے ڈانس کروں گا۔اور ساتھ میں ہم

تینوں وہ والے گانے لگایں گے

اوُ ویر میرا گھوڑی چڑھیا

اوُ ویر میرا گھوڑی چڑھیا۔۔۔

وائز نے ڈانس کرتے ہوئے کہا۔

و یار وو والا گانا بھی۔"علی بھی بیچ میں بولا۔

"چھوٹے چھوٹے بھائیوں کے بڑے بھیا۔۔

آج بنے گے کسی کے سیاں۔۔۔

"علی بھی مسکراتے ہوئے بولا۔

ایک منٹ ایک منٹ یہ مایا کون ہے ؟" زاویار نے گھبرا کر پوچھا۔

https://famousurdunovels.blogspot.com

"ہماری ہونے والی بھابھی۔"سب بے کہا۔

"تم لوگوں کی کی ہو۔ے والی بھابھی کون ہے ؟" زاویہ نے پوچھا۔

"آپ کی بیوی۔"سبپ

"میری بیوی کون ہے ؟" اب کے اس نے کا جھنجلا کر پوچھا۔

"مائزہ۔"سب نے ہنس کر کہا

"مائزہ تو فورن سے کمرے میں گھس گیئ۔"سب کے قہقھے نے اس کا دور تک پیچھا کیا۔

"اوے سچ بول رہے ہو نہ تم لوگ"۔زاویار نے پوچھا

"آہ دیکھو ہمارا مجنو بھائی۔

"اگلے جمعہ آپ کی شادی ہے مجنو بھائی۔۔۔"وائز نے نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

https://primenovels.blogspot.com

اور اس وقت تک آپ کا ہمر ہونے والی بھابھی + نند سے سخت پردہ ہے۔"

بھابھیوں نے کہا۔

"یہ کھلا تضاد ہے۔۔۔۔"زاویار نے دہائی دی۔

اور سب پھر انے والی شادی کے بارے میں ڈسکشن کرنے لگے۔

****

"یا اللہ بھابھی خیریت سے ہوں۔"مائزہ دل ہی دل میں دوا گو تھی۔

"آج مائزہ کا مایوں تھا اچانک کسی بچے کی ٹکر فروا بھابھی کو لگی اور ان کا پہلو میں شدید درد اٹھا سب لوگ ان کو لے کر ہسپتال گے تھے۔

مائزہ کو وو ساتھ نہیں لے کر گے تھے۔

بھاؤ۔"زاویار نے اسے ڈرا دیا۔

"ہاے اللہ۔"آپ نے تو مجھے ڈرا دیا۔"

اچھا نیں اتنا خوفناک تو نہیں ہوں۔"زاویار نے دلچسپی سے کہا

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

https://famousurdunovels.blogspot.com

"بھابی کسی ہیں ؟" مائزہ نے بیچینی سے پوچھا۔

"پہلے تم بتاؤ کیا میں اتنا خوفناک ہوں ؟" زاویار نے ضدی پن سے کہا۔

"اچھا نہ بتایں میں جا کر خود پوچھ لیتی ہوں۔"مائزہ کو یقین ہو گیا تھا بھابھی بلکل ٹھیک ہیں ورنہ وہ یہاں اسے نہ کھڑا ہوتا۔

مائزہ ابھی آگے بڑھی ہی تھی کے زاویار نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

"بتاؤ نہ کیا نیں اتنا خوفناک ہوں۔"زاویار نے پھر پوچھا مائزہ زچ ہو گیئ۔

"ہاں بلکے اس سے بھی زیادہ۔"مائزہ بے تنک کر جواب دیا۔

"اچھا یہ تو میں پرسوں بتاؤں گا کے کتنا خوفناک ہوں۔"زاویار نے دانت پستے ہوئے کہا۔

"اچھا اب یہ تو بتا دیں بھابھی کسی ہیں ؟" مائزہ نے پوچھا۔

" وہ بلکل ٹھیک ہیں اور آپ کے دو چاند سے بھتیجے دنیا میں تشریف لا چکے ہیں ۔"اور سب کے مشترکہ فیصلہ پر ان کا نام حنین اور کیف رکھا ہے۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

"یہ کیا بات ہوئی مرے بغیر کیسے نام رکھ لیا انے دو فروا بھابھی اور حسن بھائی کو میں بتاؤں گئی انہیں۔"مائزہ نے غصے سے کہا۔

اور زاویار کو دھکا ڈے کر روم میں چلی گیئ۔

****

فروا بھابھی کل واپس آ چکی تھیں اور مائزہ کو سب نے بڑی مشکل سے سے منایا تھا۔

آج مائزہ کی بارات تھی فیروزی کھنگا اور شوکنگ پنک چولی میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔زاویار کو آج تو اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

مائزہ کو نکاح کے بعدد زوویار کے کمرے میں لا کر بٹھایا گیا تھا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

زاویار بڑی مشکل سے اپنی جاں بچا کر آیا تھا کوئی اسے اندر نہیں انے دے رہا تھا۔ مجبورن اس نے اپنا سارا والٹ ان کو دے دیا اور کمرے میں آ کر کنڈی لگائی۔

"توبہ ہے جاں ہی نہیں چھوڑ رہے تھے۔"زاویار نے کہا۔

"پھر سامنے اس کی نظر سجی سنوری مائزہ پر پڑی۔دل میں طمانیت کا احساس ہوا

۔

"دیکھو مائزہ مجھے کوئی فلمی ڈائلاگ نہیں اتے۔باس میری زبان میں سادہ سا

" آئی لو یو قبول کرو۔"

"ہوں آئی لو یو بھی اسے کہ رہے ہیں جسے پتھر کھینچ کر نار رہے ہوں۔"مائزہ دل ہی دل مے بڑبڑائی۔

"اچھا میری جاں اب کیا سری رات ایسے ہی بیٹھ کر گزارنی ہے۔"زاویار نے شوخ لہجے میں پوچھا تو مائزہ کے دانتوں تلے پسینہ انے لگا۔

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

زاویار نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

اور آج دو روحوں کا ملاپ بلاخر ہو ہی گیا۔

مائزہ نے شرما کے اس کے سینے میں پناہ لی اور طمانیت سے آنکھیں موند لی۔

اسے یقین تھا کے اس کی آگے کی زندگی زاویار کے سنگ بہت سہل ہو جے گئی

اور اس کی اپنے رب سے بھی یہی دعا تھی کے وو ان کا ساتھ سلامت رکھے۔

"”"""""""""""""" The end"""""""""""

And they lived hapily ever after

تمت بالخیر۔

آپ سب کی دواؤں کی طلبگار

میرب فاطمہ ،

PRIME URDU NOVELS

https://primenovels.blogspot.com

https://famousurdunovels.blogspot.com

مرے اس ناول میں یقینن بہت غلطیاں ہیں ان سب کے لئے میں آپ سے مافی مانگتی ہوں۔

بس اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

اللہ حافظ۔

****

اختتام پزیر

https://primenovels.blogspot.com